ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ختم نبوة
انٹر نیشنل
جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱۶
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اغراض و مقاصد
ساتویں عالمی
ختم نبوة کانفرنس
برمنگھم
علمائے کرام کے
پیغامات ◆ تاثرات
قراردادیں ◆ تقاریر

عقیدہ
ختم نبوت
قرآن وحدیث
کی روشنی میں

عالم
اسلام کی آزادی
اور یورپ کا مجرمانہ
کردار

عالمِ اسلام کی آزادی اور یورپ کا مجرمانہ کردار

مولانا سید محمد رابع ندوی

عالم اسلام آج بالواسطہ یا بلا واسطہ سیاسی اقتصادی اور مذہبی میدانوں میں انہیں ظلم و تعدی کا شکار ہو رہا ہے جس کا شکار وہ ماضی کے قریبی اس دور میں ہوا تھا جب کہ برطانوی فرانسیسی اور روسی سامراج عالم اسلام کے مختلف حصوں پر قابض تھا۔ اور یہ تینوں سامراجی حکومتیں اسلامی دنیا کی معاشی طاقت اور اقتصادی وسائل سے ناجائز فائدہ اٹھاتیں اور ساتھ ہی ساتھ ان علاقوں کی مسلم آبادی کے ذہنوں کو اپنے افکار و خیالات اور مخصوص تصور زندگی سے مسموم کر رہی تھیں اور ان سامراجی حکومتوں کے افکار و خیالات لادینیت اور مسیحیت کا بھی معجون مرکب تھے حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ حکومتیں یورپی قوموں کے لیے جس وقت اقتصادی سیاسی اور اجتماعی طور پر آزادانہ زندگی گزارنے کے سارے اسباب فراہم کر رہی تھیں ٹھیک انہیں دنوں اپنے مقبوضہ ممالک کے مسلمانوں کے لیے ایسا طریقۂ زندگی پیش کر رہی تھیں جو انہیں کشاں کشاں دینی انحراف اور بے دینی و الحاد کی طرف لے جاتا تھا اس کا مشاہدہ اس وقت کیا جا سکتا ہے جب آپ تعلیمی اور فکری اداروں اور مغرب کی سرپرستی میں چلنے والے کالجوں اور یونیورسٹیوں کا جائزہ لیں اور مغربی ایجنسیوں کے قائم کردہ شفاخانوں اور امدادی تنظیموں میں روزمرہ کے واقعات کا آپ مطالعہ کریں آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ تمام ادارے اور تنظیمیں محض مسلمانوں کے ذہنوں کو مسموم کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ رہی ہیں یہ وہ دور تھا جب امریکہ کی پوزیشن اتنی مضبوط نہیں تھی کہ وہ براہ راست دوسرے ممالک پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتا البتہ وہ انہیں سامراجی قوتوں کا حلیف اور ان سے اتحاد کا رشتہ رکھتا تھا۔

پھر خدا کو منظور ہوا کہ وہ دور آیا کہ ان مسلم علاقوں پر سے سامراجی حکومتوں کا زور کم ہوا لیکن اسی دوران امریکہ نے طاقت کے میدانوں میں زبردست ترقی حاصل کی دوسری طرف روس بھی طاقت در مرکز رہا پھر بالآخر روس کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور ان علاقوں سے بھی اس کی سامراجیت جاتی رہی جو اس کے قبضہ میں تھے لیکن مسلمان اکثریت میں تھے اس طرح امریکہ بلا شرکت غیرے دنیا کی سب سے بڑی اقتصادی اور جنگی طاقت بن گیا۔ اس کو ان میدانوں میں اتنی قوت حاصل ہو چکی ہے کہ وہ دنیا کی کسی بھی حکومت کو اپنی مرضی اور مفادات کے پیش نظر جھکا اور دبا سکتا ہے اس کے اثر سے یہ بھی ہوا کہ یورپ کی وہ حکومتیں جو اس کی حلیف ہیں وہ بھی اپنے ارادے اور عزائم کو مشرقی اسلامی ملکوں پر تھوپنے کی کوششیں کرتی رہتی ہیں اور انہوں نے انہیں اپنے دباؤ اور اقتصادی و سیاسی تصرفات کا میدان بنا رکھا ہے۔ جہاں تک ان علاقوں کے غیر مسلم باشندوں کا تعلق ہے تو ان کو صرف سیاسی اور اقتصادی میدانوں میں ہی دباؤ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لیکن مسلمانوں کو تو اقتصادی و سیاسی دباؤ کے ساتھ ثقافتی و تہذیبی دینی و فکری اعتبار سے بھی دباؤ کا سامنا ہے جیسے ہی کوئی دینی سرگرمی شروع ہوتی ہے یا دین پر عمل یا اس کی حفاظت کا مسئلہ آتا ہے مغربی ذرائع ابلاغ حرکت میں آ جاتے ہیں اور یورپ و امریکہ کے اقتصادی اور سیاسی دباؤ کے وسائل و ذرائع بھی سرگرم عمل ہو جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی اس سرگرمی کو کچل سکیں اور مذہبی و دینی آزادی کا گلا گھونٹ دیں۔ حالانکہ یہی وہ مغربی قومیں ہیں جو مسلمانوں کے لیے بھی آزادی اور خود مختاری کا حق تسلیم کرتے نہیں تھکتی ہیں اور یہ بھی دعویٰ کرتی ہیں کہ مسلمانوں کو بھی جمہوری آزادی کا پورا حق حاصل ہے یعنی وہ اپنی مصلحتوں کو سامنے رکھ کر جیسا دستور زندگی چاہیں وضع کر سکتے ہیں اور اس پر عمل کر سکتے ہیں یورپ یقیناً اس بات کا حق تسلیم کرتا ہے لیکن اس کا یہ تسلیم کرنا محض کاغذی اور زبانی ہے لہٰذا جب عملاً نفاذ کی نوبت آتی ہے تو رکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں مشرق قریب و بعید وسطی اور مغربی ایشیا کے ملکوں خصوصاً جنوبی ایشیاء میں آپ کو یہ حقیقت روز روشن کی طرح نظر آئے گی کہ دنیا کی طاقتور حکومتیں جن میں امریکہ پیش پیش ہے دوسری چھوٹی حکومتوں اور خصوصاً مسلم حکومتوں کو اپنے زیر اثر رکھنے کا کوئی موقع ضائع ہونے نہیں دیتیں

یہ مغربی استعماری حکومتیں تمام مشرقی حکومتوں پر غاصبانہ قبضہ کے دور میں سیاسی ظلم کرنے آزادی کا گلا گھونٹنے حقوق کی پامالی اور مصائب و مسائل کے پیدا کرنے کا قابل نفرت کارنامہ انجام دے چکی ہیں عالم اسلام میں اسرائیلی حکومت کو قائم کر کے برطانیہ نے عالم اسلام کے قلب میں چھرا گھونپ دیا ہے۔ آج امریکہ اس کی پشت پناہی کر رہا ہے اور اس کی تقویت و توسیع کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور اسے اس کی بالکل پرواہ نہیں ہے کہ یہ عمل اس علاقے کے باشندوں کے لیے سیاسی و اقتصادی محرومی کا کتنا بڑا سبب بن رہا ہے اور اب اس کی یہ کوشش بھی جاری ہے کہ پڑوسی حکومتیں اسے باضابطہ ایک قانونی حیثیت دے کر اسے قبول کر لیں ذات پات اور بھید بھاؤ کے مسائل بھی انہیں کے پیدا کردہ ہیں اس موقع سے آپ ان ملکوں کا ایک سرسری جائزہ لے لیجئے جن پر کبھی برطانیہ و فرانس حکومت کر رہے تھے۔ اور اب امریکہ اپنا اثر بڑھانا چاہ رہا ہے۔ دوسری طرف جدید نسل کے ذہنوں میں دینی و اخلاقی انتشار پیدا کرنے کا کارنامہ بھی شمار کر لیجئے اور یہی حکومتیں ایسے اداروں کی سرپرستی کرتی ہیں جو فکر و ادب کی راہ سے مسلمانوں کے قدیم ورثہ اور عقائد میں تشکیک پیدا کر رہے ہیں۔

پوری امت مسلمہ دو طبقوں میں تقسیم ہو چکی ہے ایک طبقہ کسی حد تک سیاسی طور پر غالب ہے تو دوسرا بالکل ہی مغلوب جس کے پاس نہ ذرائع ابلاغ ہیں اور نہ ہی کوئی دوسری طاقت صورت حال کا اطمینان بخش پہلو یہ ہے کہ پوری امت اسلامیہ اسلام کو ہی چاہتی ہے لیکن مغربی فکر کے پروردہ اور مغربی سیاست کے فریب خوردہ قائدین اس کی سربلندی قائم ہونے میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔

اسی درمیان خلیج کا واقعہ پیش آیا جس میں مسلمانوں

باقی صفحہ ۲۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۱	۱۹ تا ۲۵ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ ستمبر ۱۹۹۲ء	شمارہ نمبر ۱۶

مُدیر مسئول: — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ عالم اسلام کی آزادی — ۲
۲۔ امام الکاذبین (نظم) — ۴
۳۔ شناختی کارڈ میں مذہبی خانے سے پہلوتہی (اداریہ) — ۵
۴۔ حضرت مولانا معراج الحق صاحبؒ — ۶
۵۔ شرم و حیاء — ۱۰
۶۔ مدینہ یاد آتا ہے (نعت) — ۱۱
۷۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت — ۱۲
۸۔ پریس کانفرنس — ۱۳
۹۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس اغراض و مقاصد — ۱۵
۱۰۔ پیغامات و تاثرات — ۱۶
۱۱۔ ختم نبوت کا پہلا شہید — ۱۶
۱۲۔ شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کی ضرورت و اہمیت — ۱۷
۱۳۔ علماء کرام کی تقاریر پیار و قرار دادیں — ۱۹
۱۴۔ شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ سے گریز اور قادیانیت نوازی — ۲۳
۱۵۔ قرطبہ۔ مسجدوں، کتب خانوں اور باغوں کا شہر — ۲۴
۱۶۔ قادیانی جلسہ میں بھارتی ہائی کمشنر کی شرکت — ۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰، پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K
PH: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۴۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر عبدالرحمٰن باوا — طابع: شفیق شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ‹۳۰۲ بزرٹہ لائن› کراچی

امام الکاذبین (مرزا قادیانی)

کذب کو وطیرا بنایا ہے تُونے
سدا بد اوازہ لگایا ہے تُونے

فرنگی مشن کا نبی بن کے آیا
یہی دین ہے جو چلایا ہے تُونے

پلندے تیرے جھوٹ کے ہیں نمایاں
ذرا حق نہیں جھوٹ گایا ہے تُونے

لگا کر دھبے بدنما دینِ حق پر
مسلماں کو بے حد ستایا ہے تُونے

تُو بہروپیا ہے عجب رُوپ تیرے
نیا رنگ نت ہی دکھایا ہے تُونے

محدّث، مجدّد، امام، زماں اور
کبھی ابنِ مریم بتایا ہے تُونے

نبیوں کا نبی ہے کبھی تُو ہے مہدی
خدا کا بھی نعرہ لگایا ہے تُونے

کرم خاک ہے جو خدا تک ہیں دعوے
کیا ذہن گرگٹ ہی پایا ہے تُونے

شراب اور زنا سے تھی تجھ کو محبت
بُرائی کو دل میں بسایا ہے تُونے

ہے شیطان بھی رہ گیا تجھ سے پیچھے
لعین سے قدم اک بڑھایا ہے تُونے

پیئے جام لعنت کئی لاکھ بھر بھر
بخوشی طوقِ لعنت جو پایا ہے تُونے

نذیر گھوڑیچہ بھکر

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے سے پہلو تہی

اسلامیان پاکستان ایک عرصہ سے حکومت پاکستان سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے اور غیر مسلموں کے شناختی کارڈ کے رنگ کی علیحدگی کا ایک جائز و معقول مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں

مگر جمہوریت جمہوریت کا راگ الاپنے والی حکومت مستقل طور پر اس جمہوری مطالبے کو مسترد کر رہی ہے اب یہ امر قابل غور ہے کہ یہ جمہوریت کی کونسی خدمت ہے جس جمہوریت کے ہمارے ارباب اختیار علمبردار ہیں اس کا لب لباب یہ ہے کہ اکثریت کی رائے کا احترام کیا جائے یعنی جو اکثریت چاہیے اس پر عمل کیا جائے اب یہ چیز شریعت کے مطابق ہے کہ نہیں؟ اس سے سر دست ہمیں کو سروکار نہیں کیونکہ یہ اس وقت ہمارا موضوع نہیں لیکن چونکہ یہ جمہوریت اس وقت ہمارے ملک کا رائج الوقت نظام ہے اور جو لوگ اقتدار کی مسند پر براجمان ہیں وہ جمہوریت نامی اس بت کی پوجا پاٹ میں اپنے بیانات میں دوسروں سے بڑھے ہوئے ہیں۔

اب یہ بات ناقابل فہم ہے کہ جس جمہوریت کا راگ الاپا جاتا ہے اس پر عمل کرنے سے گریز کیوں کیا جاتا ہے صورتحال یہ ہے کہ چاروں صوبائی ہوم سیکریٹریوں کی سفارشات مرکز کو موصول ہو چکی ہیں اور ہمارے ذرائع کے مطابق چاروں حضرات نے مطالبے کے حق میں رپورٹ دی ہے اس کے علاوہ ملک بھر سے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے خواص و عوام یک زبان ہو کر یہ مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں مگر جمہوریت کے علمبرداروں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی حالانکہ یہ مطالبہ جمہوریت کی تمام شرائط و قیود کے مطابق ہے

ہماری موجودہ حکومت ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی بات بھی بڑے دھوم دھام سے کرتی چلی آرہی ہے ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک ایسی حکومت جو اسلامیان پاکستان کو اُن کے پُرزور مطالبے کے باوجود شناختی کارڈ میں مذہب کا ایک خانہ نہیں دیتی وہ پورا اسلامی نظام کس طرح دے گی اور وہ اپنے اس دعوے میں کس طرح مخلص ہو سکتی ہے ہم ایک بار پھر حکومت کو یاد دلاتے اور مطالبہ کرتے ہیں کہ خدارا جمہوریت کی پاسداری کیجئے اور اس مطالبے کو تسلیم کیجئے تا کہ جمہوریت سے آپ کے اخلاص پر شبہ ختم ہو سکے۔

اور تماشہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں اقلیتی ارکان کے ذریعہ یہ ڈرامہ رچایا جا رہا ہے کہ وہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے خلاف تقاریر کرتے ہیں اور وفاقی وزراء ان کے بینچوں پر جا کر دنیا کو یہ دکھاتے ہیں کہ ہم ان کو اس سلسلے میں قائل کر رہے ہیں اور وہ مستقل طور پر انکار کر رہے ہیں حکومت کا یہ ڈرامہ اس قدر بے جان ہے کہ کوئی حد نہیں اسمبلی میں تو اس کے علاوہ بھی آئے دن حکومتی پالیسیوں کے خلاف تقاریر ہوتی رہتی ہیں تو کبھی بھی حکومتی وزراء ان کے بینچوں پر جا کر انہیں سمجھاتے نہیں وزراء نے عوام کو یہ تأثر دینے کی بے جا اور لاحاصل کوشش کی ہے کہ ہم شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے حق میں ہیں یہ بلاوجہ ہے کہ ہم اقلیتی ارکان کو سمجھانے جا رہے ہیں حیرت کی بات ہے کہ یہ وزراء اقلیتی ارکان کا اتنا لحاظ رکھتے ہیں اور اکثریت کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔

حکومت کو چاہئے کہ وہ اس معاملے کو فوری حل کرے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس معاملے سے دستبردار ہو جائیں گے تو یہ خام خیالی ہے۔

فقیہ الہند حضرت مولانا معراج الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

گزشتہ سے پیوستہ

تحریر: ابوحذیفہ مولانا شفیق بستوی

نیابت اہتمام :۔ آپ نے آغاز تدریس سے ہی اپنی زندگی کا اسلوب ایسی اصول کی پابندی سے وابستہ کیا کہ آپ ارباب دارالعلوم کی نظر میں نہ صرف ایک کامیاب مدرس کی حیثیت سے نمایاں ہوکر سامنے آئے بلکہ ایک منتظم اصولی شخصیت صاحب علم و تدبر اور باہمت فعال ذمہ دار کی حیثیت سے بھی مشرفین دارالعلوم کی نگاہوں میں مقبولیت حاصل کر چکے تھے، چنانچہ ان لائق خوبیوں کی وجہ سے ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں آپ کو دارالعلوم کا نائب مہتمم مقرر کر دیا گیا۔

نیابت اہتمام کو آپ نے اپنے لیے رسمی طور پر کوئی منصب و عہدہ سمجھنے کے بجائے اپنی ذمہ داری اور اپنے کندھوں پر واجبات کا بوجھ سمجھا اور جیسا کہ حق اس ذمہ داری کو نبھایا اور اس بوجھ کو پوری طرح برداشت کیا۔ نودرہ کی تاریخی درسگاہ کے سامنے احاطہ مولسری میں چلتے ہوئے گرد اڑتی تھی خود نودرہ کی درسگاہ میں کچی فرش تھی مولانا نے اپنے دور نیابت میں یہ جگہ پوری پکی کروائی ہے جو دارالعلوم کے لیے ایک اہم کام ہے۔

آپ کا زمانہ نیابت اصول و ضوابط کی پابندی کا دور کہلاتا ہے قوانین جامعہ پر عمل درآمد کرنے میں آپ پوری طرح فعال تھے، اس لیے آپ کی سختی آج بھی دارالعلوم اور ابنائے دارالعلوم میں ضرب المثل ہے، چونکہ آپ کی شخصیت باوقار تھی، آپ کے چہرہ پر فطری رعب ہوتا تھا کسی کی مجال نہ تھی کہ بے تکلف آنکھیں ملا کر آپ سے باتیں کرتا دارالعلوم کے چاروں دروازوں پر چوکیدار اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں کبھی غافل نہیں ہو سکتے تھے۔ اور نہ ہی بیٹھ کر پہرہ دے سکتے تھے بلکہ انہیں ہمیشہ یہ خوف رہتا کہ کہیں سے مولوی معراج الحق صاحب نہ پہنچ جائیں۔ اگر کبھی دارالعلوم کے احاطہ میں کوئی کتا گھس گیا تو جس گیٹ سے کتا اندر آیا اس گیٹ کے چوکیدار کی خیر نہیں، اسی طرح تعلیمی اوقات میں کہیں حلقہ بنائے ہوئے طلبہ کھڑے یا بیٹھے نہیں رہ سکتے تھے اور نہ ہی کمروں میں گپ شپ کر سکتے تھے۔ ہر طالب علم کو اندیشہ رہتا کہ کہیں حضرت مولانا معراج صاحب آ پہنچے تو شامت آ جائے گی الغرض آپ نے نیابت اہتمام کا دور اتنی شان سے گزارا کہ آج بھی اس کے تذکرے زبان زد عام و خاص ہیں آپ نے گیارہ سال تک نیابت کی ذمہ داری نبھانے کے بعد ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۳ء کو ماحول کی ناگواریوں کی بنا پر جب استعفیٰ پیش کیا تو مہتمم جامعہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے استعفیٰ نامنظور قرار دیتے ہوئے مجلس شوریٰ میں پیش کر دی مجلس شوریٰ نے استعفیٰ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ انتظامی اعتبار سے یہ گیارہ سال دارالعلوم کے حق میں بہت اچھے گزرے ہیں۔ اس لیے آپ کا یہ استعفیٰ نامنظور ہے، مولانا اس مجلس میں بذات خود موجود تھے آپ چونکہ تجربہ مزاج بہت تھے، جو بات ٹھان لی وہ پوری کر دی، چنانچہ آپ نے مجلس کے سامنے کہا کہ اگر آپ لوگ یہ استعفیٰ منظور نہیں کر سکتے تو نہ کریں! میں نے بذات خود یہ استعفیٰ منظور کر لیا اور آئندہ سے کسی اور نائب کا انتخاب کر لیا جائے، یہ بات کہہ کر آپ مجلس سے اٹھ کر باہر آ گئے، اس طرح آپ کی نیابت کا دور تمام ہوا۔

صدارت شعبہ تدریس :۔ نائب مہتمم کے منصب سے مستعفی ہونے کے بعد بھی آپ کی محنت اور فرائض کی انجام دہی میں کوئی کمی یا خامی واقع نہیں ہوئی بلکہ مسلسل اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں معروف رہے اور پھر حضرت مولانا فخر الحسن رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر المدرسین دارالعلوم کے انتقال کے بعد ۱۴۰۲ھ میں آپ کو صدر مدرس منتخب کیا گیا اور آپ تا بقائے حیات اس پر فائز رہے۔

آپ کا خصوصی فن :۔ یوں تو آپ نے اپنی تدریسی زندگی میں سارے ہی علوم و فنون کی متداول کتابیں پڑھائیں مگر آخر میں آپ کی تدریسی دلچسپیوں کا محور و مرکز اپنے استاد حضرت شیخ الادب کی طرح فقہ اور قدیم عربی ادب ہی ثابت ہوئے حضرت شیخ الادب نے بھی آخر میں انہی دو فنون کو اپنا مرکز توجہ بنایا تھا اور بڑی نمایاں خدمات انجام دیں۔ حضرت مولانا معراج الحق صاحب بھی آخر میں فقہ کی معرکۃ الآراء کتاب ہدایہ اخیرین، اور ادب قدیم کی معروف ترین کتاب سبع معلقہ اور مشہور عربی دیوان، دیوان حماسہ پڑھاتے رہے چنانچہ راقم السطور کو یہ تینوں کتابیں حضرت موصوف سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا تو ہدایہ اخیرین کا سبق جیسا کہ اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ بڑے بڑے اصحاب ذکاوت و ذہانت اس کتاب کے مباحث میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اس انداز سے پڑھاتے تھے کہ دقیق سے دقیق مسئلہ بھی وضاحت کے ساتھ ذہن نشین ہو جاتا تھا۔ راقم نے خود اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ بہت سے ایسے مسائل جن سے طلبہ تو طلبہ اکثر و بیشتر علماء کو بھی واسطہ نہیں پڑتا، حضرت موصوف ان کی تشریح فرماتے ہوئے ایسی مثالیں بیان کرتے اور خود اپنے تجربات و مشاہدات نقل کرتے کہ معلوم پڑتا کہ یہ سارے مسائل حضرت نے اپنی عملی زندگی میں برگزارے ہوں، مثلاً مساقات و مزارعت اور احیاء موات کے مسائل جن کا تعلق خالصۃً کسانی زندگی سے ہے مگر ان مسائل کی ایسی تفہیم فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ آپ ایک تجربہ کار کسان بھی ہیں اسی طرح شبہ ایمان، شہادت الی القاضی اور رسالۃ القاضی الی القاضی وغیرہ کے دقیق ترین مسائل جن کا تعلق محض شعبہ قانون سے ہے کی ایسی و فرماتے کہ لگتا تھا کہ آپ جیسے ایک ماہر قانون اسکالر ہیں اسی طرح سبع

وشرا، دھنا سبت، اقالہ اور اصولی تجارت کے مباحث جس کا تعلق صرف تاجرانہ زندگی سے ہے آپ ان مباحث کو ایسا سمجھاتے تھے کہ پتہ چلتا تھا کہ آپ ماہر تجارت ہیں الغرض ایک عظیم فقیہ کی جو شان ہونی چاہیے وہ پوری طرح آپ کی شخصیت میں موجود تھی۔

بندہ راقم نے حضرت موصوف کے یہاں قدیم عربی ادب کی کتاب سبعہ معلقہ اور دیوان حماسہ بھی پڑھی چنانچہ ہم نے خود یہ دیکھا جن پیچیدہ عبارتوں کی ترکیب ہمارے بس میں نہ ہوتی تھی وہ چٹکیاں بجاتے ہوئے حضرت والا حل کر دیتے۔ مردوں کے متعلق کلمات جو لغت جستجو کے بعد بھی کتب لغت میں ہمیں دریافت نہ ہوتے تھے صرفی اور اشتقاقی تحقیق اس کی ایسی فرماتے کہ ہم دنگ رہ جاتے تھے ہمیں جن اشعار کے بارے میں عروض کی متعلقہ مباحث کا شعور بھی نہیں ہو پاتا تھا ان کی بحر اور تقطیع بڑے ہی سلیقے انداز میں بتاتے اشعار کی عبارات میں بلاغت و بدیع کی جتنی باتیں موجود ہوتی تھیں چاہے کوئی صنعت ہو تلمیحات استعارات تخیلات اور اسی طرح تعقیدات تطویل و اطناب، اغلاق و ایجاز اور دیگر فنی خوبیاں اور خامیاں ہوں ان کی ایسی ماہرانہ نشاندہی کرتے تھے کہ ہم حیران ہوتے تھے اور اس وقت یہ سمجھ میں آتا کہ واقعی ادب عرب خصوصاً قدیم ادب تمام علوم ادبیہ تسعہ کو متضمن ہے اور آپ کی یہ ادبی دقیقہ سنجی اور مہارت بجائے خود اس بات کی دلیل تھی کہ آپ علوم ادبیہ تسعہ یعنی نحو، صرف، ادب، اشتقاق، معانی، بیان، بدیع، عروض اور قافیہ میں ماہر و کامل ہیں۔

فقیہ الہند کا لقب کیوں: حضرت مرحوم کو فقیہ الہند کا لقب دیتے ہوئے مجھے یک گونہ اندیشہ اس بات کا لاحق ہوتا ہے کہ اہل زمانہ اس اقدام کو تجاوز عن الحد یا مبالغہ آرائی سمجھ بیٹھیں گے، یا پھر میری غیر معمولی شخصیت کی اس بلند جرات کو دیکھ کر اہل نقد اور معاصرانہ روش پر چلنے والے احباب میں سے کچھ تو اس خیال اور نظریہ کو ناقابل التفات گردانیں گے، اور دوسرے بعض اپنی نقد پسند زبانوں اور تحریروں سے اس پر ریمارک کرتے ہوئے ممکن ہے کہ میرے لیے یہ کہیں "چھوٹا منہ بڑی بات" مگر اس سب کے باوجود راقم قلب انشراح نواز کو اخلاص پر آمادہ کر کے حقیقت مضمرہ کو تحریر کے پیراہن میں اجاگر کر کے رہے گا۔

حضرت مولانا سراج الحق صاحب رحمۃ اللہ کو فقیہ الہند کا لقب دینے کے بارے میں عین ممکن ہے کہ میری یہ تحریر علمی خیالات میں عقیدت قلبی سمجھی جائے مگر راقم الحروف نے دارالعلوم دیوبند میں نو سالہ طالب علمانہ زندگی گزار کر حضرت مرحوم کے بارے میں جو کچھ دیکھا اور جو کچھ سنا اور جو علمی و عملی کارنامے سامنے آئے ان کی روشنی میں یہ بات پورے ہندوستان کے موجودہ اہل تفقہ کی شخصیات کا سرسری جائزہ لینے کے بعد واضح طور پر کہی جا سکتی ہے کہ حضرت مرحوم نے اپنی فقاہت کو نہ صرف درسگاہ کے ماحول میں پروان چڑھایا بلکہ درسگاہ سے باہر بھی علاقائی عدالتوں مشاورتی کونسلوں اور پنچایتوں میں اپنے تفقہ بے مثال کا لوہا منوایا، چنانچہ متعدد بار حضرت مرحوم نے دارالعلوم کے مقدمات کی پیروی از خود کرتے ہوئے خود ہی وکالت کی ذمہ داریاں نبھائیں اور کامیاب بھی ہوئے اور یہ کامیابیاں حضرت مرحوم کے بقول محض تفقہ کی برکت سے ہوئیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے طول و عرض میں جہاں اہل فتاوی وارشاد موجود ہیں ان میں تقریباً ہر جگہ ماہر دارالقضاء و دارالافتاء حتی کہ امارت شرعیہ کے مناصب پر بھی حضرت مرحوم کے شاگردان رشید موجود ہیں آپ نے فقہ حنفی کی معرکۃ الآراء کتاب ہدایہ کی مسلسل ۲۴ سال تک تدریس فرمائی ہے۔ اس طویل و دراز عرصہ میں آپ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد سیکڑوں نہیں، بلکہ ہزاروں سے متجاوز ہے آپ کے ... آج ہندوستان کی جامعات، یونیورسٹیوں اور عصری دانش گاہوں میں آپ کی متقدر فقاہت کا مظہر ہیں جو قانون پڑھنے پڑھانے میں معروف بھی ہیں، اور اس سے آگے چل کر کورٹ کچہریوں اور عدالتوں میں قانون دان کی بھرپور داد دے رہے ہیں۔ حضرت مرحوم کو فقیہ الہند کے رتبہ پر سمجھنے کے لیے ضروری نہیں کہ فقہ و فتاوی کی تحریری خدمات کا ذخیرہ بطور ثبوت منظر عام پر پیش کیا جائے کیونکہ اس موجودہ دور میں پورے ملک اور بعض بیرون ممالک میں بھی گلزار قاسمی سے نسبت رکھنے والے اکثر ان مدارس میں جہاں اسلامی فقہ کی تعلیم دی جا رہی ہے وہاں حضرت مرحوم کے تلامذہ ہی فقہ کی اعلی خدمات انجام دیتے ہوئے نظر آتے ہیں بالخصوص عصر حاضر میں پچھلے پچاس برس سے لے کر آج تک کی اکثر فقہی خدمات کا سرچشمہ اگر حضرت مولانا سراج الحق صاحب کو سمجھا جائے تو بے جا نہ ہوگا، اور یہ ایک ایسی خاص فضیلت ہے جو اللہ رب العزت نے حضرت کو بخشی۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست

آپ کی زندگی کے دیگر گوشے: اگر حضرت مرحوم کی زندگی کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ میں صفات کریمانہ اور اخلاق حسنہ اور خصوصی محاسن کا ایک پیکر سراپا پوشیدہ ہے اس تعارفی مضمون میں اندیشہ طوالت کے سبب صرف چند گوشہائے زندگی پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے مختصر باتیں، واقعات و حقائق کے حوالے سے تحریر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

علم طب سے دلچسپی: آپ جہاں علم و فن میں ماہرانہ صفت اور پختہ کاری کا تجربہ رکھتے تھے وہیں آپ علم الادیان کے ساتھ ساتھ علم الابدان سے بھی خاص دلچسپی رکھتے تھے اور بسا اوقات دوران درس طلبہ سے فرمایا کرتے تھے کہ علم طب کا بھی مطالعہ کرتے رہنا چاہیے اور اس علم میں آپ کو بقدر ضرورت و کفایت واقفیت اور تجربہ بھی تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ کی بات ہے کہ ایک طالب کی طبیعت بہت خراب ہوئی کہ اسے سخت بخار اور بخار کے ساتھ غشی آتی اور وہ بے ہوش ہو جاتا، اس کے ساتھیوں نے حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ ایسی ایسی کیفیت ہے حضرت نے فرمایا اچھا تم لوگ چلو تھوڑا سا پانی گرم کرو میں آرہا ہوں۔ آپ تشریف لائے اور ہاتھ میں چند دانے منقے کے ساتھ لائے اور طلبہ سے کہا کہ جوں ہی اس کو ہوش آئے فوراً یہ منقے کھلا کر نیم گرم پانی پلا دو! چنانچہ طلبہ نے ایسا ہی کیا ادھر کچھ طلبہ حالت کو زیادہ خطرناک سمجھتے ہوئے ڈاکٹر نفیس صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دوسری طرف ڈاکٹر صاحب بھی تشریف لے آئے اور طالب علم کی نبض دیکھی آلہ وغیرہ لگا کر چیک کیا تو حضرت مرحوم نے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب طالب علم کی

کیا کیفیت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ اب ٹھیک ہے مگر آپ نے تو اسے کچھ دوائی تو نہیں دی حضرت نے فرمایا کہ میں نے نیم گرم پانی سے اس کو منقہ کھلا دیا ہے ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ حضرت یہ تو آپ نے سارا علاج کر دیا پھر میری کیا ضرورت تھی!

اس طرح ایک مرتبہ حضرت سخت بیمار ہوئے تو آپ کے بھائی نثار الحق صاحب (ہمدرد دواخانہ دہلی) نے دہلی کے ایک اسپتال میں داخل کرا دیا جہاں کئی دنوں تک زیر علاج رہے مگر آپ کی طبیعت انگریزی علاج سے مطمئن نہ ہوتی تھی ہر قسم کا پرہیز بھی کرتے رہے تو ایک دن آپ نے فرمایا کہ بھائی مجھے تو اسپتال سے نکلنے دو! میں خود ہی اپنا علاج کروں گا چنانچہ فرماتے ہیں کہ میں باہر نکلا اور دوائی خریدی اسے کھایا اور اسی دن بخار و تکلیف ختم ہو گئی اس طرح اسپتال سے جان چھوٹی۔

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ آپ کو علم طب میں ایک معتد بہ مقدار معلومات کی حاصل تھی جب کبھی پیٹ کی تکلیف ہوتی یا نزلہ زکام ہوتا تو فاقہ کے ذریعہ علاج فرماتے اور کہتے کہ مولانا صاحب (حضرت تھانوی) نے فرمایا ہے کہ فاقہ میں افاقہ ہے۔

آپ کی مربیانہ صفت: رب العزت نے حضرت والا کو کچھ ایسی خصوصیات سے نوازا تھا جو بہت ہی کم لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں آپ کو خدائے کریم نے بصیرت اور دور نگاہی کی ایسی صفت عطا کی تھی جو آج تک نمونہ مثال سمجھی جاتی ہے اور آپ نے اپنے قریب رکھ جن لوگوں کی تربیت فرمائی وہ بلندی کے اوج ثریا پر جا پہنچے آپ کی بصیرت اور آپ کے اسلوب تربیت کی جلی مثال کے لیے ایک واقعہ کافی ہوگا جو حضرت نے دوران درس بیان فرمایا کہ میرے پاس بجنور کا ایک یتیم بچہ لایا گیا کہ میں اسے اپنے پاس رکھ کر اسے تعلیم و تربیت سے آراستہ کروں۔ چنانچہ میں نے اسے اپنے پاس رکھ کر الف با کے قاعدہ سے تعلیم شروع کرائی ایک مرتبہ اس بچے کو لے کر میں حضرت قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے گھر ملاقات کے لیے گیا حضرت قاری صاحب نے اس بچے کو دیکھتے ہی کہا کیا مولوی صاحب آپ کا ذوق خراب ہو گیا ہے آپ کو یہی کالا کلوٹا لڑکا ملا تھا ساتھ رکھنے کو؟ اور اس وقت اس بچے کی ناک بھی بہہ رہی تھی۔ میں نے قاری صاحب کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ حضرت آپ اس بچے کو نہیں سمجھتے۔ میں اس کو سمجھتا ہوں اس میں جو جوہر پوشیدہ اس کو میری نگاہیں بھانپ چکی ہیں۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے کمرے میں کچھ مہمان آئے تو یہ بچہ ایک کونے میں بیٹھا ہوا قاعدہ کا سبق دہرا رہا تھا تو میں نے اس سے کہا بھئی ذرا زور سے پڑھو تاکہ یہ مہمان حضرات بھی سن لیں کہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں تو اس پانچ چھ سالہ بچے نے بڑی حیا کی سے جواب دیا کہ جی میری آواز اس کمرے کے دوسرے کونے تک پہنچ رہی ہے (اس کا مطلب تھا کہ مجھ کو مزید آواز بلند کرنے کی ضرورت نہیں) اس کا یہ جواب میرے لیے یہ سمجھنے کے لیے کافی ہو گیا کہ آگے چل کر یہ یتیم کالا کلوٹا بچہ ایک عظیم انسان بنے گا۔ چنانچہ میں اس کی تربیت میں زیادہ دلچسپی لینے لگا پھر دن گزرتے گئے وہ بھی بڑا ہوتا گیا اور ایک دن آیا کہ دارالعلوم سے بڑے اچھے نمبرات سے کامیاب ہوا اور پھر مدینہ یونیورسٹی میں اس کا داخلہ ہوا۔ ہاں اس نے غالباً کلیۃ الشریعۃ میں داخلہ لے کر تعلیم حاصل کی اور وہاں اپنی خداداد ذہانت و ذکاوت کا سکہ جما لیا۔ اب وہ مدینہ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی بھی کر چکا ہے وہاں کے ذمہ داروں کے اصرار کے باوجود بھی اب وہ کسی دوسرے ملک میں مبعوث ہونے کی بجائے ہندوستان آ کر ضلع بجنوری مکمل دارالعلوم کے نام سے ایک ادارہ چلا رہا ہے علمی طبقہ میں اس خوش نصیب بچے کو محمد فرقان بجنوری کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ یہ طالب علم بھی بہت ہی وفادار ثابت ہوا۔ اور حضرت مرحوم کو اپنا باپ اور استاذ سمجھتا رہا اور ہمیشہ ایسے ہی طریقے سے پیش آتا جیسے کہ حقیقی باپ سے پیش آیا جاتا ہے اس طرح کی اور بھی مثالیں حضرت کی زندگی میں موجود رہیں۔

؎ رہی قدرے گفتیم باقی فکر کن

طلبہ سے شفقت: بعض حضرات نے مولانا کا وہ اہتمام دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ مولانا کس قدر سخت مزاج اور اصول و قوانین پر عملدرآمد کرنے میں کتنے مضبوط تھے۔ حضرت کا قدرتی رعب دیکھ کر اجنبی آدمی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ حضرت والا کی طبیعت میں شفقت و رأفت کا عنصر بھی ہوگا مگر حقائق اس کے برخلاف آپ کی شفقت اور نرم مزاجی کی نشاندہی کرتے نظر آتے ہیں مگر وہ بھی برموقع اور برمطابق حال۔ چنانچہ راقم الحروف کے والد محترم حضرت مولانا حکیم نوازش علی صاحب قاسمی مدظلہ نے خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ جب میں دارالعلوم میں طالب علم تھا تو میرے بدن میں پھوڑے نکل آئے تھے اور میں باطمینان بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تھا۔ چنانچہ اپنے کمرے میں رات کو ٹیک لگا کر کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ حضرت مولانا معراج الحق صاحب کمروں کا گشت کرتے ہوئے ہمارے کمرے کی طرف آ نکلے مجھے دیکھا تو پوچھا کہ ایسے کیوں مطالعہ کر رہے ہو ٹھیک سے بیٹھ کر کیوں نہیں پڑھتے میں نے عرض کیا کہ حضرت جسم میں پھوڑے ہیں۔ حضرت فوراً واپس چلے گئے اور کچھ ہی دیر بعد ایک گاؤ تکیہ لے کر آئے اور فرمانے لگے۔ لو اس پر سہارا لے کر بیٹھو اور مطالعہ کرو کیونکہ آپ کی طبیعت صحیح نہیں ہے۔ اور اگر کوئی پریشانی ہوئی تو مجھ کو مطلع کرنا! اس واقعہ سے اندازہ ہوا کہ حضرت مرحوم کے دل میں واقعی مہمانان رسول کی مزاج پرسی خبر گیری اور خدمت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔

آپ کی صفت فراست: حضرت نے اپنے اساتذہ و مشائخ کے بتائے ہوئے اسلوب پر ایسے مجاہدے کے ساتھ عمل کیا کہ آپ کی دل کی دنیا روشن ہو گئی تھی اور حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم "اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ" میں جس مومن کا تذکرہ ہوا ہے آپ اس کا مصداق تھے میرے استاد محترم حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف الافغانی دامت برکاتہم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ دہلی سے ایک صاحب مولانا سے ملنے کے لیے آئے ان دنوں تو مولانا صدر المدرسین کے منصب پر فائز تھے۔ ان صاحب سے پہلے سے مولانا کا کوئی تعارف نہ تھا، مگر بڑی عقیدت و احترام سے زیارت کی اور جب واپس جانے لگے تو مولانا مرحوم نے پوچھا کہ کس غرض سے آنا ہوا تھا۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ بس محض ملاقات مقصود تھی۔ چلتے چلتے انہوں نے حضرت مولانا کو دو سو روپے پیش کیے حضرت نے لینے سے گریز کرتے ہوئے پوچھا کہ کس قسم کی رقم آپ مجھے دے رہے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت! میری طرف سے یہ نذرانہ ہے قبول

فرمائیے۔ بڑا اصرار کیا بالآخر وہ رقم حضرت کو رکھنی پڑی وہ صاحب چلے گئے۔ واضح رہے کہ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ بڑی مشکل سے ملتا ہے۔ وہ بھی خوش نصیب طلبہ کو اس لیے بعض لوگ بڑے بڑے حضرات کی سفارشات لے کر آتے ہیں اور دیگر تدابیر اختیار کرتے ہیں تاکہ ان کے بچوں کا داخلہ ہو جائے۔ بہرحال دو سال کے بعد وہ دہلی والے صاحب ایک لڑکے کو لے کر حضرت مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ داخلہ کے ایام تھے کہنے لگے حضرت! یہ میرا صاحبزادہ ہے اس کا داخلہ آپ کرا دیں! حضرت نے کہا تشریف رکھیے میں ابھی آیا۔ آپ گئے اور الماری کھول اس میں سے کاغذات کے نیچے سے وہی دو سو روپیے جو دو سال قبل ان صاحب نے پیش کئے تھے، نکالے اور لاکر ہاتھ میں تھماتے ہوئے فرمایا یہ لیجئے اپنے دو سو روپیے اور تشریف لے جائیے اور دیکھ لیجئے غور سے کہ یہ وہی نوٹ ہیں جو آپ نے دیئے تھے۔ اور فرمایا کہ اسی وقت مجھ گیا تھا کہ بلا کسی وجہ کے نذرانہ کیسے دے رہے ہیں۔ یقیناً اس کے پس پردہ کوئی نہ کوئی غرض ضرور پوشیدہ ہوگی۔ اور وہ آج ظاہر ہوگئی، چنانچہ وہ شخص بڑا شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا۔ یہ واقعہ آپ کی فراست، تقویٰ اور صد درجہ احتیاط کی بین دلیل ہے اسی طرح سے خطیب پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب ملتانی مدظلہ نے مجھ سے خود بتایا کہ میں جب پانی پت میں تقسیم ملک سے پہلے کی بات ہے کریما اور گلستان بوستان اور نحو میر وغیرہ پڑھتا تھا تو دیوبند سے مولانا معراج الحق صاحب امتحان لینے آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے امتحان لیتے ہوئے کہا۔ کیوں اندھے! تجھے کچھ خود یاد ہے میں نے کہا جی حضرت! فرمایا کہاں سے پوچھوں! میں نے عرض کیا جہاں سے چاہے پوچھ لو! چنانچہ انہوں نے ایک سوال کیا تو میں نحو میر کی عبارت تک زبانی سناتا چلا گیا پھر پوچھا کہ ہدایۃ النحو بھی کچھ آتی ہے۔ میں نے کہا کہ جی آتی ہے تو انہوں نے اس میں سے سوال کیا میں نے وہ زبانی سنا دیا۔ حضرت مولانا جب امتحان لے کر واپس دیوبند جانے لگے تو مدرسہ والوں سے فرمایا کہ بھائی تمہارے مدرسہ میں ایک نابینا لڑکا ہے۔ اس کا خاص خیال رکھنا اور یہ بہت ہی قابل لڑکا ہے اور یہ آگے بہت بڑا آدمی بنے گا۔ چنانچہ ملک تقسیم ہونے کے بعد میں اپنے گھر والوں کے ساتھ ملتان چلا آیا پھر ۱۹۵۴ء میں یہاں سے دورۂ حدیث پڑھ کر دیوبند گیا تاکہ وہاں سے بھی دورہ کرلوں تو وہاں پہنچ کر مولانا معراج الحق صاحب کے یہاں ملاقات کے لیے گیا تو انہوں نے پہچان لیا اور فرمایا اندھے! بھائی تم آگئے نا۔ میں کہتا تھا کہ تم دیوبند ضرور آؤ گے، چنانچہ اب حضرت کی پیش گوئی اور دعاؤں کی برکت سے اللہ نے جس فضیلت سے نوازا ہے۔ وہ پورے ہند و پاک کے مسلمانوں پر واضح اور واقعی قاری حنیف صاحب کو اللہ نے میدان خطابت میں جو مقبولیت عنایت فرمائی وہ موجودہ وقت کے واعظین میں بہت نمایاں ہے بلکہ سب سے زیادہ واضح فوقیت کی حامل ہے۔ اس واقعہ سے بھی اندازہ ہوا کہ آپ بہت ہی دور بین اور کامل فراست کا وصف رکھنے والے انسان تھے۔

معمولات کی پابندی: صد درجہ مصروفیات کے باوجود ہم نے نو سال کے دوران حضرت والا کو دیکھا کہ آپ کے مطالعہ کتب عبادات اور کھانے پینے اور معاملات و معاشرت میں اصول پر عمل کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی معمول کا نہ بلا عذر ناغہ ہوتا اور نہ کسی عمل کو خلاف اصول ہونے دیتے۔ آپ کا معمول تھا کہ عشاء کے بعد سنت کے مطابق جلدی سے سو جاتے اور صبح صادق سے بہت پہلے بیدار ہو جاتے تہجد پڑھ کر کتب کا مطالعہ فرماتے تاابقائے حیات اسی معمول پر کاربند رہے۔

تقویٰ اور دیانت: صد سالہ اجلاس دارالعلوم دیوبند میں ہونے والا تھا۔ اس کی تیاری کے لیے تمام ساتذہ محنت کر رہے تھے پورے ملک میں اساتذہ کے ہو رہے تھے تاکہ اس عالمی اجلاس کے لیے بہی خواہان دارالعلوم سے تعاون حاصل کیا جائے چنانچہ حضرت مرحوم کو مدراس کے علاقہ میں بھیج دیا گیا۔ وہاں آپ نے بڑی محنت کی اور دارالعلوم کے لیے کافی سارا چندہ اکٹھا کیا اس سفر کے دوران لوگوں نے آپ کی خدمت میں ہدیہ تحفہ اور نذرانے پیش کئے، تو آپ نے وہ سارے نذرانے وغیرہ دارالعلوم کے چندے میں شامل کر دیئے رفیق سفر بھی دارالعلوم کے ایک خدمت گزار تھے انہوں نے اس کا سبب پوچھا کہ آپ اپنے ذاتی تحائف کیوں دارالعلوم کی مد میں شامل کر دیتے ہیں! تو حضرت نے جواب دیا کہ لوگ مجھ کو اس وجہ سے ہدایا تحائف دے رہے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند سے میری نسبت ہے۔ اور اگر میں دارالعلوم کے تعلق سے نہ آتا بلکہ یوں ذاتی طور پر عام آدمی کی طرح آتا تو کوئی مجھ کو ہدیہ اور نذرانہ نہ پیش کرتا۔ لہٰذا جب دارالعلوم کی نسبت کی وجہ سے یہ چیزیں ملی ہیں تو یہ سب چیزیں بھی دارالعلوم کی ہیں میرے لیے ان چیزوں کا لینا درست نہیں ہے اس واقعہ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ حضرت والا کی زندگی میں تقویٰ کا ایک وافر حصہ موجود تھا۔

فمن اتقیٰ و اصلح فاجرہ علی اللّٰہ

تصنیف و تالیف: حضرت نے باضابطہ تصنیف و تالیف کے لیے اپنا قلم تو نہیں اٹھایا تاہم آپ نے زمانہ طالب علمی میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ کی ترمذی شریف کی تقریر بڑے ہی سلیقہ سے مرتب طریقہ پر نوٹ کی تھی اور کاپی کی شکل اب تک حضرت کے پاس موجود تھی۔ اب باخبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ ذمہ داران دارالعلوم اس تقریر کو کتابی شکل میں شائع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں اسی طرح حضرت کا ایک مزاج تھا کہ جو بھی کتاب اپنے پاس رکھتے اس کے ہر ورق کے بعد ایک خالی ورق جلد ساز سے لگوا لیتے اور دوران مطالعہ کوئی تعلیق یا حاشیہ یا نوٹ لکھنا ہوتا تو اسی پر درج فرما لیتے، چنانچہ آپ کے ہاتھوں ہی راقم نے دیوان حماسہ دیکھی جس پر اسی انداز کے حواشی اور تعلیقات حضرت نے تحریر فرمائے ہیں اسی طرح ہدایہ اخیرین پر بھی مفید نوٹس حضرت نے لکھے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان مخطوطات کو جمع کیا جائے تو بہترین حواشی کی شکل میں منظر عام پر انہیں لایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اندازہ ہے کہ حضرت مرحوم نے اور بھی تقریر درس کی کاپیاں اور تشریحی مضامین کے مجموعے اپنے ترکہ میں چھوڑے ہوں گے۔

پسندیدہ اشعار: چونکہ آپ کے مخصوص فن میں علم ادب بھی شامل ہے اسی نسبت سے آپ کو عربی اور اردو شعراء کے بہت سے اشعار جن کی تعداد سینکڑوں

سے متجاوز ہو گی آپ کو مستحضر تھے دوران کبھی کبھار اپنی پسند کے اشعار سنایا کرتے تھے۔ میں اپنی یادداشت پر زور دے کر ان چند اشعار کا ذکر کر رہا ہوں جنہیں حضرت مرحوم پسند فرماتے تھے جگر مراد آبادی کا یہ شعر

وہ کب کے آئے چلے گئے بھی نظر میں اب تک سما رہے ہیں
یہ چل رہے ہیں وہ پھر رہے ہیں یہ آ رہے ہیں وہ جا رہے ہیں

اسی طرح حماسہ باب الادب کے یہ اشعار

لا قیاس دان طالت مطالبۃ
اذا استعنت بصیران ترافرحا
الخلق بزی الصبر ان تخلق بحاجۃ
ومدمن القرع للابواب ان یلجا
قدر رجلک قبل الخطو موضعها
فمن علا زلقاً عن غرۃ زلجا

اسی طرح یہ دو شعر بھی پڑھا کرتے تھے۔

اقول لصاحبی والعیس تہوی
بنا بین المنیفۃ فالضمار
تمتع من شمیم عرار نجد
فما بعد العشیۃ من عرار

علامہ اقبال کا یہ شعر بھی عموماً پڑھا کرتے تھے

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی تھا۔

اور کبھی غالب کا یہ شعر پڑھتے۔

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑی اتنی کہ آساں ہو گئیں۔

اسی طرح یہ شعر بھی

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

ان اشعار کے مضامین بہم اسباب کا اشارہ دیتے ہیں کہ حضرت مرحوم کے مزاج میں لطافت لپندی اور رقت احساس کا بہترین امتزاج تھا۔

آپ کے معاصرین : آپ کے معاصر علماء کی تعداد کافی وسیع ہے۔ تاہم چند حسب ذیل ہیں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مولانا فخر الحسن صاحب مولانا منظور نعمانی مدظلہ، مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی مدظلہ، مولانا مرغوب الرحمٰن بجنوری مدظلہ موجودہ مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ، مولانا سید احمد اکبر آبادی مرحوم مولانا قاری شریف احمد صاحب مدظلہ مولانا احتشام الحق تھانوی مولانا مفتی محمود احمد صاحب گنگوہی مدظلہ اور بہت سارے علماء

آپ کے مشاہیر تلامذہ : آپ کے ہزاروں تلامذہ میں سے چند منتخب نام یہ ہیں مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی مولانا عبد العلیم فاروقی مولانا طاہر گیاوی مولانا ارشد مدنی مدظلہ، مولانا امجد مدنی، مولانا سالم قاسمی مولانا وحید الزماں کیرانوی، مولانا سعید احمد پالنپوری مولانا شبیر احمد مراد آبادی اور لاتعداد علماء ہیں جو ہند و بیرون ہند مولانا کی علمی صلاحیتوں سے مستفید ہو کر دین کی خدمت میں مشغول ہیں

وفات حسرت آیات : علم و عمل کی خصوصی صفات اور لازوال کارناموں سے لبریز زندگی گزار کر حضرت نے ۷ صفر ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۸ اگست ۱۹۹۱ء اس دار فنا سے دار البقاء کی رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون، آپ نے اپنے پیچھے ہزاروں شاگردوں کی ایک بڑی جماعت چھوڑی جو آپ کی روحانی اولاد ہیں اور آپ کے غم میں مدتوں کے لیے اشک افشانی میں مبتلا رہیں گے۔ نیز آپ کے پیچھے آپ کے پانچ بھائی ہیں نثار الحق صاحب ہمدرد دہلی میں ملازم ہیں فیروز الحق صاحب سب سے بڑے سلیم الحق نسیم الحق اور شمس الحق یہ سب کراچی میں مقیم ہیں اور تین بہنیں انہیں سے غالباً ایک کا انتقال ہو چکا ہے وہ بقید حیات ہیں۔

اللہ رب العزت حضرت مرحوم کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے (آمین)

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

شرم و حیا عورت کا زیور ہے

از نگہت سیما

شرم و حیا عورت کی زینت ہے شرم و حیا والی اور باپردہ عورتیں ہی اچھی لگتی ہیں وہ عورت جو اپنے آپ کو پردہ میں رکھتی ہو اور آرائش و زیبائش کی نمائش نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ اس قسم کی عورتوں سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو پوری طرح ڈھانپ بلکہ زیادہ زور بال، ہاتھ اور پاؤں کو چھپانے پر دیا ہے البتہ صرف چہرہ نظر آنا چاہیے شرم و حیا ہی کے بارے میں حضور ؐ نے فرمایا ہے کہ "حیا سے صرف بھلائی ہی پہنچتی ہے۔"

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ "حیا جزو ایمان ہے۔" نبی اکرم شرم و حیا کے پیکر تھے۔ شرم و حیا عورت کا زیور اور مرد کی زینت ہے۔ حیا اخلاق کی روح ہے اور بے حیائی برائی کی جڑ ہے جو شخص حیا سے محروم ہو جاتا ہے وہ بدی کا بڑی بے خوفی سے ارتکاب کرتا ہے مومنوں کی شان میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ نور میں فرماتا ہے کہ "مومن لغو باتوں اور بے ہودہ کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔"

عرب زمانہ کفر میں جن برائیوں میں مبتلا تھے ان میں سے ایک بے حیائی بھی تھی۔ اسلام نے عربوں کی اخلاقی اقدار کو بالکل بدل کر رکھ دیا جو لوگ لوٹ مار قتل و غارت پر گھمنڈ اور تکبر کرتے تھے حجاب حیا کی علامت اور مسلمانوں کا نشان ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے حکم دیا ہے کہ "اے نبی مومنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں"

اور دوسری آیت کریمہ میں عورتوں کے لئے یہ ارشاد گرامی ہے کہ "اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔" ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش

ذکر یں کفر کے زمانے میں عرب کے لوگ کعبہ کا طواف برہنہ کرتے تھے آنحضرتؐ نے انہیں ایسا کرنے سے روکا۔ اسلامی معاشرہ میں عورتوں کو باپردہ دار کہا گیا ہے۔ آپؐ کنواری لڑکیوں سے زیادہ شرمیلے تھے۔ شرم و حیا کا وصف آپؐ کی پوری زندگی پر محیط تھا۔ آپؐ کے لب مبارک ہمیشہ تبسم فرماتے تھے آپؐ فرماتے تھے کہ جس چیز یا جس امر میں حیا ہو وہ حیا اس چیز اور اس امر کو زینت بخشتی ہے۔ حدیث نبویؐ ہے کہ "ہر دین کا کچھ اخلاق ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔"

رسول اکرمؐ نے بے حیائی اور حیا کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش گوئی جفا سے ہے اور جفا دوزخ میں ہے۔"

"حیا نصف ایمان ہے"

حیا ایک ایسا وصف ہے جو انسان کو طبعاً برائیوں کے تصور سے دور رکھتا ہے جو لوگ باحیا ہیں وہ شرافت کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں جن لوگوں میں حیا ہے وہ بدکرداری کو سوچ ہی نہیں سکتے۔ شرم و حیا انسان کا وہ فطری وصف ہے کہ جو اسے بہت سی برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو شاید بے جا نہ ہو کہ انسانی شرافت، عزت، پاک دامنی اور پاک بازی کی بنیاد ہی حیا پر ہے۔ جو لوگ جتنے حیادار ہیں ان کا دامن اسی حد تک برائیوں سے پاک رہتا ہے۔ شرم و حیا والے لوگ برائیوں کا ارتکاب ہی نہیں کر سکتے۔

ہمارا ملک اسلامی ہے اس لئے ہمیں اسلامی طور طریقوں کو ہی اپنانا چاہئے اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ اپنا جسم ڈھانپ کر رکھیں نہ کہ اپنے جسم کی نمائش کریں بعض قومیں عریانی کو عیب نہیں سمجھتیں لیکن آج کل کے دور میں شرم و حیا نام کو نہیں ہے خواتین آج کل کچھ اس قسم کے لباس پہنتی ہیں جس سے جسم کی عریانیت کا اظہار ہوتا ہے اور دوپٹے کو صرف گلے کی رسی بنا لیا ہے جو عورتیں ننگے سر گھومتی ہیں اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہے۔ اسلام میں عورتوں کو آرائش و زیبائش صرف گھر کی چار دیواری کے اندر کرنے کی اجازت دی ہے ہم مسلمان ہیں اور پاکستانی ہیں ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے جس میں اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اس لئے ہماری حکومت کو عورتوں پر پردہ لازم قرار دیا جائے اور اس قسم کے لباس کو بھی ختم کرنا چاہئے جو بے حیائی اور عریانی کو ظاہر کرتے ہیں پردہ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ غیر مسلموں اور مسلمانوں میں فرق ظاہر کیا جائے

مدینہ یاد آتا ہے

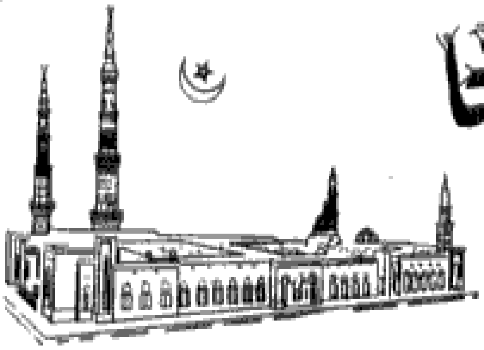

مولانا محمد سلمان منصور پوری

مجھے فرقت میں سو سو کر مدینہ یاد آتا ہے — وہ جالی یاد آتی ہے وہ حجرہ یاد آتا ہے
کھڑا ہوتا جہاں جا کر سلام شوق کو لے کر — وہ موقع یاد آتا ہے وہ روضہ یاد آتا ہے
کبھی عشق نبیؐ میں آنسوؤں سے تر بتر ہونا — وہ رونا یاد آتا ہے وہ لمحہ یاد آتا ہے
درِ اقدس پہ حاضر ہوں نگاہوں میں ہے وہ ہر گھڑی — وہ منظر یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے
جہاں اصحاب نبیؐ بھی ساتھ حضرتؐ کے تھے ہمسر — وہ درجہ یاد آتا ہے وہ رتبہ یاد آتا ہے
وہ جنت کی کیاری میں مناجات خدا کرنا — وہ رحمت یاد آتی ہے وہ جذبہ یاد آتا ہے
کبھی صفہ میں جا کر کے خدا کی یاد میں رہنا — وہ مجلس یاد آتی ہے وہ گوشہ یاد آتا ہے
کبھی صحن حرم میں بیٹھ کر محو حرم ہونا — وہ منبر یاد آتا ہے وہ قبہ یاد آتا ہے
وہ دلبر بقیع غرقد کی پھر فاتحہ پڑھنا — وہ سوتے یاد آتے ہیں وہ طیبہ یاد آتا ہے
کبھی جا کر قبا میں رکعتیں نفلوں کی پڑھ آنا — وہ پڑھنا یاد آتا ہے وہ اسوہ یاد آتا ہے
وہ ملنا جا کے میدان احد میں جانثاروں سے — وہ بازی یاد آتی ہے وہ سودا یاد آتا ہے
کبھی سبعہ مساجد کی زیارت کے لیے جانا — وہ چکر یاد آتا ہے وہ رستہ یاد آتا ہے
گلی کوچوں میں بستی کے عجب رحمت کی بارش ہے — وہ یثرب یاد آتا ہے وہ طیبہ یاد آتا ہے
خذف ریزے بھی اشک پاک کے رشک دو عالم ہیں — وہ ذرے یاد آتے ہیں وہ جلوہ یاد آتا ہے
بہت اچھا جو ہوتا میں انہیں ذروں سے پیوستہ — وہ مٹی یاد آتی ہے وہ صحرا یاد آتا ہے
گذرتی زندگی میری مدینہ کی فضاؤں میں — وہ وادی یاد آتی ہے وہ صحرا یاد آتا ہے

خدایا اب تو پہنچا دے وہیں پر اپنے سلمانؔ کو
کہ طیبہ یاد آتا ہے، مدینہ یاد آتا ہے

عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

انتخاب
حافظ محمد عابد صاحب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے بحیثیت آخری نبی کے مبعوث فرمایا ہے آپ کی آمد کے ساتھ ہی وہ سلسلۂ نبوت جس کا آغاز ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے کیا گیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ اللہ رب العزت کی وحدنیت کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت آخری نبی ماننا اسلام ہے۔ اور جو شخص اس عقیدہ کو نہیں مانتا یا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے یا وہ کسی ایسے شخص کو مسلمان تسلیم کرتا ہے جو نبوت کا دعویدار ہے۔ یا کسی اور نبی کو تسلیم کرتا ہے ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور ایسے شخص کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا قرآن مجید احادیث نبویہ اجماع امت اور تمام دلائل شرعیہ اور امت مسلمہ کے متواتر تعامل سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی آخری الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ ہی کوئی رسول آپ کی شریعت آخری، آپ کی رسالت آخری آپ کا دین آخری۔ آپ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لیے نبی اور رسول ہیں اب سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہو گیا قرآن مجید میں درج ذیل آیات اس بات کی واضح نشاندہی کرتی ہیں کہ نبی آخری الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا

نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے ختم کرنے والے آخری نبی (ہیں) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام (پوری) کر دی۔ (مائدہ)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جس کے لیے آسمانوں اور زمین کا ملک ہے (اعراف)

ہم نے آپ کو تمام عالم والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

مبارک ہے وہ ذات جس نے قرآن مجید کو اپنے بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا کہ وہ جہان والوں کے لیے نذیر (ڈرانے والا) بنے۔ یعنی تمام عالم والوں کو خدا کے عذاب سے ڈرائے (سورۃ فرقان)

ہم نے آپ کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا (سورۃ نساء)

یہ قرآن مجید تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔

میری طرف اس قرآن مجید کی وحی کی گئی تاکہ اس کے ذریعے میں تم کو ڈراؤں اور تمام ان لوگوں کو جن کو یہ قرآن مجید پہنچے (سورۃ انعام)

تمام انسانوں کی جماعتوں میں سے جو شخص اس کا کفر کرے پس اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (سورۃ احزاب)

اے لوگو بے شک لایا ہے تمہارے پاس پیغمبر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) دین حق پس ایمان لاؤ اس پر بہتر ہے۔ تمہارے لیے (سورۃ نساء)

اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں اور پھر ایسا رسول تمہارے پاس آیا جو تمہاری آسمانی کتابوں کی تصدیق کرے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تم سب ان پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو (آل عمران)

اور جو کوئی برخلاف کرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اس کے بعد کہ ظاہر ہوئی اس کے لیے ہدایت اور پیروی کرے مسلمانوں کے راستے کے علاوہ متوجہ کریں گے ہم اس کو جدھر متوجہ ہو اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور برا ٹھکانہ ہے دوزخ (سورۃ نساء)

خدا کے مقرب بڑی جماعت ہے پہلوں میں اور تھوڑی پچھلوں میں سے (سورۃ واقعہ)

اصحاب یمین (جنتی) جماعت کثیر ہے پہلوں میں سے اور جماعت کثیر ہیں پچھلوں میں سے (سورۃ واقعہ)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام مذاہب اور ملتوں پر غالب کر دے اور اللہ تعالیٰ شہادت کے لیے کافی ہے (سورۃ فتح)

ان آیات کریمہ کے علاوہ تقریباً ایک سو سے زائد آیات ہیں جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے یہ تو تھیں آیات مبارکہ۔ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو سینکڑوں احادیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کسی اور نبی کے آنے کی گنجائش نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا مگر اس کے گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی پس لوگ اس کو دیکھنے جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ ہی سے قصر نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النبیین ہوں (یا) مجھ پر تمام رسول ختم کر دیئے گئے (بخاری، مسلم)

حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے خود سنا کہ وہ حدیث شریف بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام علیہم السلام کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ

بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے یہ سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خلفاء رضی اللہ عنہم کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کی رعیت کے متعلق ان سے سوال کرے گا (بخاری، مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آئے گی اور حشر برپا ہوگا۔ اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ پس اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہے (بخاری، مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تم میرے

اطلاع

ہم قارئین ختم نبوت و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص احباب کو مطلع کرتے ہیں کہ ہفت روزہ ختم نبوت کی جعلی رسید بک پر ہفت روزہ کے نام سے چندہ وصول کیا جا رہا ہے لہٰذا آپ ایسے حضرات سے ہوشیار رہیں۔

نیز یہ کہ اس سلسلے میں تحقیقات اور قانونی کارروائی کے لئے مولانا اللہ وسایا صاحب کا تقرر کیا گیا اگر کسی صاحب کو ان جعل ساز کے بارے میں علم ہو تو وہ مولانا اللہ وسایا سے رابطہ قائم کرے

شکریہ مولانا عزیز الرحمٰن۔

ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون (علیہ السلام) حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (اس لیے تم ہارون کی طرح نبی نہیں) (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال دنیا میں نہ آ جائیں، جن میں سے ہر ایک دعویٰ میں یہ کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں (بخاری، مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر چھ باتوں میں فضیلت عطا کی گئی (۱) مجھے جامع الکلم عطا کئے گئے (۲) دشمن پر مجھے رعب دیا گیا (۳) مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا (۴) تمام زمین میرے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (۵) تمام مخلوق کی طرف میں پیغمبر بنا کر بھیجا گیا (۶) مجھ پر انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ ختم کر دیا گیا (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں دروازے کا پردہ اٹھایا آپ کا سر مبارک مرض کی وجہ سے بندھا ہوا تھا لوگ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے کھڑے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نبوت میں کوئی جزو باقی نہیں رہا (مسلم، نسائی)

حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے ذیل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

ہے شفاعت کے لیے عرض کریں گے تو وہ فرمائیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر) فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں (مراد یہ کہ قیامت اور آپ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا)

حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہو سکتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوتے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب سے آخر میں ہیں اور قیامت میں سب سے سابق ہوں گے صرف اتنی بات ہے کہ امم سابقہ کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان کے بعد ملی (بخاری)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں سب سے آخری امت ہیں۔ اور قیامت میں سب سے پہلے ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ۲۷ کذاب دجال ہوں گے۔ جن میں سے چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (طحاوی)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب انبیاء کرام علیہم السلام میں پہلے آدم ہیں اور سب سے آخر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اسلام دشمن حکومت

○ تمہیں پتہ ہے؟

○ کیا کسی چیز کا پتہ؟

○ ہمارے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔

○ ہاں! یہ کسے معلوم نہیں لیکن ہے کاغذ کی حد تک۔

○ تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہاں اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت ہے۔

○ ہاں! یہ بھی معلوم ہے مگر یار یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ نہ اسلام ہے۔ نہ اتحاد ہے۔ نہ جمہوریت ہے پھر بھی نام اسلامی جمہوری اتحاد ہے ....

○ بھائی اس بحث میں نہ پڑو میں جو کچھ پوچھوں وہ بتاؤ۔

○ اچھا بابا پوچھو ......

○ تمہیں پتہ ہے ہماری حکومت اسلام کے ساتھ مخلص ہے؟

○ یہ تم نے کیسے کہہ دیا کوئی ثبوت کوئی دلیل کوئی نشانی ہے تمہارے پاس؟

○ ہاں! بالکل ہے سب سے بڑی نشانی اسلام کیساتھ خلوص کی سردار صاحب ہیں۔

○ سردار صاحب؟ کیا یہ کوئی سکھ ہیں؟

○ ارے نہیں یہ سکھ وکھ نہیں ہیں نام اور اپنے دعوے کے مطابق مسلمان ہیں ان کا پورا نام ہے سردار آصف احمد۔

○ کیا یہ کوئی بہت بڑے متقی و پرہیزگار ہیں؟

○ کیا؟ یہ میں نے کب کہا؟

○ بھئی جب اسلام کے ساتھ خلوص کی نشانی ہیں تو متقی و پرہیزگار بھی ہوں گے۔

○ ارے نہیں بھئی متقی تو نہیں ہیں البتہ پرہیزگار ضرور ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ وہ پرہیز کس چیز سے کرتے ہیں۔

○ بھلا کس چیز سے؟

○ اسلام سے!!

○ آئیں کیا کہا؟ اسلام سے پرہیز؟

○ ہاں بھئی! اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا ضرورت ہے تم نے ان کی تقریریں نہیں سنیں۔ ان کے بیانات نہیں پڑھے؟

○ نہیں! کیا ہوتا ہے ان کے بیانات میں؟

○ بھئی یہ بھی مصیبت ہے اسی لئے تم سمجھ نہیں پا رہے۔

○ اچھا چھوڑو بات اخلاص کی چل رہی تھی اس کے بارے میں بتاؤ تم کیا کہنا چاہ رہے تھے؟

○ ہاں! تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ حکومت اسلام کے ساتھ

مخلص ہے۔

○ کس معنی میں؟

○ اس معنی میں کہ اسلام کا مذاق اڑایا جائے اور عوام کے سامنے اس کو ایک ہوّا بنا کر پیش کیا جائے۔

○ یہ تم نے کس بنیاد پر کہہ دیا ہمارے وزیر اعظم صاحب کا تو اس قسم کا کوئی بیان نہیں آیا وہ تو اسلام کے پکے علمبردار ہیں کیا تمہیں ان کے بیانات پڑھنے کو نہیں ملتے؟

○ یار تم تو جذباتی ہوگئے یہ معاملہ ٹھنڈے دل سے سوچنے کا ہے تم خود سوچو اگر موجودہ حکومت فی الواقع اسلام کی علمبردار ہوتی تو سردار آصف جیسے لوگوں کا کابینہ میں وجود ہوتا؟

○ اس کا کیا ثبوت ہے کہ سردار آصف کے ساتھ حکومت شامل ہے؟

○ بھئی وہ ایک وزیر ہے وزیر ہمیشہ حکومتی پالیسی کو لے کر آگے چلتے ہیں اگر یہ حکومت کی اپنی پالیسی نہ ہوتی تو سردار آصف کو بولنے کی کیا ضرورت تھی اور پھر یہ تو دیکھو کہ سردار آصف کا جمعرات ۳ اگست کو جنگ لاہور میں بیان بھی آیا ہے وہ خود صاف صاف کہتا ہے کہ صدر، میرا اور حکومت کا موقف ایک ہی ہے۔ اب بتاؤ اس بارے میں تم کیا کہو گے؟

○ یہ تو صورتحال واقعی تشویشناک ہے کیا اس سلسلے میں علماء کرام کچھ نہیں کہہ رہے؟

○ کیوں نہیں کہہ رہے یہی تو وجہ ہے کہ حکومت علماء کی تذلیل سے بھی نہیں چوک رہی۔

○ وہ کیسے؟

○ بھئی سردار آصف کے بیانات میں علماء کے خلاف بھی بہت سی باتیں ہوتی ہیں آجکل دو "ملاازم" "فنڈا منٹلزم" جیسی اصطلاحات بھی اسی مقصد کے لئے گھڑی گئی ہیں۔

○ اس کی وجہ کیا ہے؟

○ وجہ یہی ہے کہ حکومت جانتی ہے کہ ان کی اسلام دشمنی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ علماء ہیں لہذا علماء کے خلاف پروپیگنڈہ مہم چلا کر عوام میں ان کے اثرات کو کم کیا جائے ہمارے ملک میں ایک وزیر جنگلات بھی ہیں۔ انہوں نے بھی علماء کے خلاف ایک جنگلانہ بیان دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ اسلام چاہتے ہیں مگر علماء نے اسلام کو بدنام کر دیا ہے اب سوال یہ ہے کہ علماء نے اسلام کو کس طرح بدنام کیا ہے اگر علماء نے واقعی ایسا کیا ہوتا تو عوام اُن کی اقتداء کیوں کرتے؟

○ چلو یار خیر ہے مجموعی اعتبار سے تو اسلام کی خدمت حکومت کر رہی ہے نا۔

○ کیا خدمت کر رہی ہے عوام کی اکثریت ان سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کا مطالبہ کر رہے ہیں مگر وہ ہیں کہ مانتے ہی نہیں ہیں۔

○ کیا شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ نہ کرنا اسلام کے خلاف ہے؟

○ بھئی تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کا مطالبہ اس لئے ہے کہ قادیانی عرب ممالک جہاں ان کے داخلے پر پابندی

باقی صفحہ ۲۰ پر

ساتویں عالمی ختم نبوۃ کانفرنس برمنگھم

اغراض و مقاصد

تحریر: مولانا محمد جمیل خان

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کا اعلان کیا جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب

نے نبوت کا اعلان کیا، خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر کے لیے

یہ وقت بہت کٹھن تھا۔ نبی اکرم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے ایک طرف کچھ لوگوں کی طرف سے بغاوت کا اندیشہ ہوا۔ بعض لوگوں نے احکام اسلام خصوصاً زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا الغرض فتن اور سازشوں کا ایک دور ایسے وقت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دور بین نگاہ نے محسوس کر لیا کہ اگر اس وقت کسی بھی ایک فتنے کی طرف معمولی صرف نظر کی تو آئندہ قیامت تک کے لیے اسلام میں فتنوں کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور اسلامی تعلیمات کو استحکام حاصل نہ ہوگا۔ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ سے درخواست بھی کی کہ اس وقت مصلحت اندیشی سے کام لیا جائے۔ اور بڑے فتنوں کا مقابلہ کیا جائے۔ معمولی فتنوں کی طرف سے درگزشت کی جائے۔ لیکن صدیق اکبرؓ نے واضح اعلان فرمایا کہ نبی اکرم کے زمانہ میں جس طرح معمولات چل رہے تھے اس میں ایک ذرہ برابر بھی کمی یا کوتاہی نہیں کی جائے گی۔ اور آپ نے ایک طرف اسامہ کا لشکر روانہ کیا تو دوسری طرف زکوٰۃ کے منکرین کے خلاف علم جہاد بلند کر کے اس فتنے کی سرکوبی کی۔ تیسری طرف جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق کہ مسیلمہ کذاب قتل ہوگا اس کے خلاف اکابر صحابہ کرام پر مشتمل عظیم الشان اسلامی لشکر روانہ کیا جس نے مسیلمہ کذاب اور اس کے حواریین اور ماننے والوں کے خلاف جہاد کیا اور آخر کار اس کو کیفر کردار تک پہنچایا اگرچہ اس جہاد میں بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے لیکن اس سے یہ فائدہ ہوا کہ امت مسلمہ کو قیامت تک کے لیے ایک لائحہ عمل مل گیا کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دعویدار کے لیے اسلام کی طرف سے ایک ہی سزا اور علاج ہے اور وہ ہے جہاد۔

اگر اسلامی مملکت اور حکومت کے اندر کوئی شخص عقیدہ

ختم نبوت کا انکار کرتا ہے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو ایسے شخص کی سزا پھانسی اور قتل ہے حتیٰ کہ فقہاء کرام نے اسلامی قوانین فقہ کی روشنی میں یہاں تک لکھا ہے کہ ایسے شخص سے یہ بھی پوچھنے کی اجازت نہیں کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت کے لیے کوئی دلیل پیش کرے اگر وہ پاگل نہیں اور سنجیدگی سے یہ دعویٰ کر رہا ہے تو حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ ایسے شخص کو زندہ رہنے کا حق نہ دے اور اس کے لیے سزائے موت تجویز کر کے اس کو دنیا سے رخصت کرے اگر اسلامی مملکت کے علاوہ کسی اور مملکت میں یا حکومت میں کوئی شخص اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مدعی نبوت ہے تو ایسے شخص اور اس کے حواریین اور پیروکاروں کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان کی انفرادی اور ہر اسلامی حکومت کی اجتماعی ذمہ داری ہے یہی وجہ ہے جب ہم تاریخ اسلامی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں تمام مدعیان نبوت کا یہی انجام ملتا ہے جب بھی کسی شخص یا گروہ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلے میں نبوت کا دعویٰ ہوا کسی شخص یا گروہ نے عقیدہ

ختم نبوت پر ضرب لگانے کی کوشش کی تو مسلمانوں اور ان کی حکومتوں کی طرف سے ایسے شخص یا ایسی جماعت و گروہ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا گیا اور ایسے اشخاص اور جماعتوں کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا کہ مسلمانوں نے یا مسلمانوں کی حکومت نے حضرت صدیق اکبر کی اس سنت سے صرف نظر کر کے کسی شخص یا جماعت کے دعویٰ نبوت کو تسلیم کیا ہو یا اس کے خلاف جہاد نہ کیا ہو اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان مسائل میں اختلاف کی وجہ سے کئی گروہوں اور جماعتوں میں تقسیم ہوئے لیکن اس عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے انہوں نے ہمیشہ مشترکہ جہاد کیا مسلمانوں کا کوئی فرقہ عقیدہ ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ ہونے کا منکر نہیں اور ہر فرقہ اور ہر جماعت نے ایسے شخص یا جماعت کو کافر تسلیم کیا اور دائرہ اسلام سے خارج کر کے اپنی صفوں سے نکالا جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا۔

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات _ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Whare trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

ساتویں عالمی ختم نبوت کانفرنس

پیغامات و تاثرات

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا خواجہ محمد سجادہ نشین کندیاں شریف، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے جس کی وضاحت قرآن کریم کی متعدد آیات اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث میں کی گئی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی بعض افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا جن میں مسیلمہ کذاب بطور خاص قابل ذکر ہے۔ وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا اقرار کرتا تھا، اور ان کی پیروی میں نبوت کا دعویدار تھا مسیلمہ اور اس کے پیروکار مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے تھے اور اذان دیتے تھے، لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے مسیلمہ اور دوسرے مدعیان نبوت کے دعوے کو تسلیم نہیں کیا اور ان کے خلاف عملاً جہاد کر کے ملت اسلامیہ کو ان کے فتنہ سے نجات دلائی آج بھی ہمیں منکرین ختم نبوت اور ان کے پیروکاروں کے گمراہ کن فتنہ کا سامنا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں بالخصوص نئی پود کے ایمان کے تحفظ کا تقاضا ہے کہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اس محاذ پر کام کیا جائے

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مفتی اعظم پاکستان

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے بے پناہ قربانیاں دی ہیں خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد میں ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام نے جام شہادت نوش کیا جن میں سینکڑوں حافظ اور قراء بھی شامل تھے امت مسلمہ نے چودہ سو سال کی تاریخ میں نبوت کے کسی دعویدار کو قبول نہیں کیا اور کسی کے دعویٰ کی طرف توجہ نہیں دی، حتیٰ کہ حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ نے یہاں تک فرمادیا کہ نبوت کے کسی دعویدار سے اس کی سچائی پر علامت اور دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے کیونکہ اس سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں معاذ اللہ شک کا اظہار ہوتا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ مسلم ممالک پر استعماری قوتوں کے قبضہ کے دوران نبوت کے بعض دعویداروں نے اپنے ساتھ گروہ بنا لینے میں کامیابی حاصل کر لی جو آج مسلمان نوجوانوں کے ایمان کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں اور ان گروہوں کا استیصال انتہائی ضروری ہے۔

جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی، رکن شریعت اپیلیٹ بنچ سپریم کورٹ آف پاکستان

تاریخ مذاہب میں یہ ایک مسلمہ حقیقت چلی آرہی ہے کہ نئے نبی کی وحی پر ایمان لانے سے مذہب بدل جاتا ہے اور نبوت کے دعویدار کو ماننے والے اور نہ ماننے والے دو الگ گروہوں میں بٹ جاتے ہیں آج کے منکرین ختم نبوت کا یہ سراسر مغالطہ دینے کے مترادف ہے کہ چونکہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اس لیے انہیں مسلمانوں سے الگ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تورات پر یہودی اور عیسائی دونوں متفق ہیں لیکن عیسائی چونکہ حضرت عیسیٰ اور ان کی وحی کو بھی مانتے ہیں جن پر یہودی ایمان نہیں رکھتے اس لیے وہ حضرت موسیٰ اور تورات پر ایمان رکھنے کے باوجود علیحدہ امت اور الگ مذہب کے پیروکار کہلاتے ہیں آج کے منکرین ختم نبوت کا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے۔

وہ نبوت کے ایک نئے مدعی پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی وحی کو تسلیم کرتے ہیں اس لیے ان کا مذہب بہر حال دنیا بھر کے ایک ارب مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر کے استعمال کا حق نہیں ہے مسلمانوں اور منکرین ختم نبوت کے درمیان تنازعہ اور کشمکش کی بنیاد یہی ہے اور اس حقیقت کو تسلیم کیے بغیر اس مسئلہ کا کوئی حل ممکن نہیں ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے کہ جناب رسالت مآب کی نبوت تمام انبیاء کرام کی نبوتوں کی جامع ہے اور آپ کا دین

ختم نبوت کا پہلا شہید حضرت حبیب بن زید انصاریؓ

تاریخ اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کے لیے سب سے پہلے اپنی جان کا نذرانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نوجوان انصاری صحابی حضرت حبیب بن زید انصاریؓ نے پیش کیا وہ مسیلمہ کذاب کے ساتھیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور انہیں مسیلمہ کے دربار میں پیش کیا گیا مسیلمہ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں مانتا ہوں

مسیلمہ نے پھر پوچھا کہ کیا تم مجھے اللہ کا رسول تسلیم کرتے ہو؟ حضرت حبیب بن زید نے جواب میں فرمایا میرے کان تمہاری یہ بات سننے کے لیے تیار نہیں ہیں، مسیلمہ نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا اور تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت حبیب بن زید کو مسیلمہ کے دربار میں اس درندگی کے ساتھ شہید کیا گیا کہ پہلے ان کا ایک بازو کاٹا گیا پھر دوسرا بازو پھر ایک ٹانگ پھر دوسری ٹانگ اس دوران مسیلمہ مسلسل سوال کرتا جاتا تھا اور اس عاشق رسول نوجوان انصاری صحابی کا ہر سوال پر یہی جواب تھا کہ میرے کان جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کے لیے نبوت کا لفظ سننے کے لیے تیار نہیں۔ حتیٰ کہ حضرت حبیب بن زیدؓ عقیدہ ختم نبوت کے اسی والہانہ اظہار کے ساتھ جام شہادت نوش کر گئے۔

(بحوالہ الاستیعاب، اسد الغابہ، الاصابہ)

مکمل اور جامع دین ہے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئی نبوت اور وحی کی ضرورت کو تسلیم کرنا اس عقیدہ کے منافی اور اسلام کو ایک نامکمل دین کے ماننے کے مترادف ہے۔ معاذ اللہ پہلے انبیاء کرامؑ کی شریعتیں مکمل اور تمام نسل انسانی کی ضروریات کے لیے جامع نہیں تھیں اس لیے ان کے بعد نبوت اور وحی کی ضرورت باقی تھی جبکہ حضرت محمدؐ کی نبوت اور شریعت تمام نسل انسانی کی قیامت تک کی ضروریات کے لیے جامع ہے اس لیے اس کے بعد کسی نبوت اور وحی کی سرے سے کوئی ضرورت ہی نہیں اسلام دشمن قوتوں نے شریعت اسلامیہ کی جامعیت و کاملیت پر مسلمانوں کا ایمان و یقین ختم کرنے کے لیے نبوت کے نئے نئے دعوے دار کھڑے کیے لیکن علماء امت نے اس سازش کو بھانپ لیا اور وہ اسے ناکام بنانے کے لیے سرگرم عمل ہیں مسلم دانشوروں کو چاہیے کہ وہ جناب رسالت مآبؐ کی نبوت کے جامع ہونے اور دین اس کے مکمل ہونے کے اس نکتہ کو نئی پود کے سامنے اچھی طرح واضح کریں تاکہ اس پر اسلام دشمن قوتوں کی اس گھناؤنی سازش کا اصل مقصد آشکارا ہو سکے۔

مولانا زاہد الراشدی سیکرٹری اطلاعات مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء کرام کے روایتی حلقے سے ہٹ کر جس شخصیت نے عقیدہ ختم نبوۃ کی اہمیت کا صحیح طور پر ادراک کیا وہ مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال کی شخصیت ہے۔ انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ اپنی تاریخی خط و کتابت میں اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت ہی ملت اسلامیہ کی اعتقادی اور تہذیبی اساس ہے اور اس کے بغیر اسلام کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تصور بھی سب سے پہلے علامہ محمد اقبال نے پیش کیا۔ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ کیا اور پھر ۸۴ء میں منکرین ختم نبوت کو اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر و علامات کے استعمال سے باز رکھنے کے لیے جو امتناعی آرڈیننس نافذ کیا گیا وہ مفکر پاکستان کے خواب کی عملی تعبیر ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اقبال کے اس پیغام کو دنیا بھر کے مسلمانوں تک پہنچایا جائے اور منکرین ختم نبوت کے دام ہمرنگ زمین کا شکار ہونے سے مسلمانوں کو بچایا جائے۔

مولانا عبد الرشید ربانی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء برطانیہ۔

فتنہ انکار ختم نبوت نے یورپ میں رہنے والے مسلمانوں پر جو یلغار کی ہے علماء اور دانشوروں کو اس کی سنگینی کا احساس کرنا چاہیے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کو متحد ہو کر اس فتنہ کے سدباب کے لیے مشترکہ کوشش کرنی چاہیے

مولانا محمد موسیٰ قاسمی، سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت علماء برطانیہ۔

تحریک ختم نبوت حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری جیسے عظیم اکابر کا ورثہ ہے اور ان بزرگوں کے پیروکاروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مشن کو مکمل ہونے تک جاری رکھیں۔

مولانا محمد یوسف متالا مہتمم دارالعلوم ہولکمب بری

حضرت صدیق اکبرؓ نے منکرین ختم نبوت کے ساتھ جہاد کر کے عملاً یہ ثابت کر دیا کہ اسلام کی نظر میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سب سے زیادہ ہے ختم نبوت کی اس اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ہر محاذ پر محنت کی ضرورت ہے اور علماء و طلبہ کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

مولانا اسفندیار خان، ناظم اعلیٰ سواد اعظم اہلسنت پاکستان

منکرین ختم نبوت مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے مختلف قسم کے حربے اختیار کرتے ہیں اور اسلامی عقائد و احکام سے مسلمانوں کی بے خبری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی عقائد و احکام سے آگاہ کرنے کے لیے ہر شعبہ میں محنت کی جائے۔

مولانا محمد نعیم صدر سنی مجلس عمل کراچی۔

برمنگھم میں ۱۶ اگست کو منعقد ہونے والی ساتویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برطانیہ اور یورپ میں مقیم مسلمانوں کو ختم نبوت کے تحفظ کے تقاضوں سے آگاہ کرنے کے لیے منعقد ہو رہی ہے تمام مسلمانوں کو اس میں اہتمام کے ساتھ شریک ہونا چاہیے

مولانا سلیم اللہ خان صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

علماء اسلام نے ہر دور میں اسلامی عقائد سے انحراف کے فتنوں کا مقابلہ کیا ہے اور عقائد کے تحفظ کے لیے جد و جہد ضروری ہے ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس پر ملت اسلامیہ کی وحدت کا مدار ہے اس لیے ملت اسلامیہ کی اجتماعیت و وحدت کا تقاضہ ہے کہ منکرین ختم نبوت کے مکر و فریب سے دنیائے اسلام کو اچھی طرح آگاہ کیا جائے۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کی ضرورت واہمیت

از: مولانا عبد الرؤف ازہری مبلغ ختم نبوت اسلام آباد

میں ایک قومی مسئلہ کی طرف ارباب اختیار کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ آج کل ملک عزیز میں دینی حلقوں اور اسلامی جماعتوں و اداروں کی جانب سے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ گذشتہ حکومتوں نے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان (جو دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ مکاتب فکر کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے جس میں ملک کی ۱۸ دینی و سیاسی جماعتیں شامل ہیں) سے وعدہ کیا تھا کہ کمپیوٹر سسٹم پر بننے والے شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے۔ اسلامی نظریاتی

کونسل نے اپنی طبع شدہ رپورٹ برائے ۱۹۹۱ء کے صفحہ ۔۔ پر اس کی سفارش کی ہے۔ اب جبکہ کمپیوٹر سسٹم پر شناختی کارڈ بنانے کا مرحلہ آیا، تو پھر یہ مطالبہ پیش کیا گیا۔ مگر حکومت نے اسے درخور اعتناء نہ سمجھا۔ اس کے لئے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ صدر مملکت سے حافظ حسین احمد سینیٹر، قاضی حسین احمد سینیٹر، جناب لیاقت بلوچ ایم۔ این۔ اے کی قیادت میں علیحدہ علیحدہ وفود نے مختلف اوقات میں ملے۔ صدر مملکت نے واضح یقین دہانی کرائی اور وزارت داخلہ کو ہدایات بھی جاری کیں۔ حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں سے رپورٹ طلب کی انہوں نے بھی اس کے حق میں سفارشات کردیں۔ وزارت مذہبی امور اس کی سفارش کرچکی ہے۔ اس کے باوجود تاحال شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کرنے کے احکامات جاری نہیں ہوئے۔ مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق نے وزیراعظم سے ملاقاتوں میں اس مسئلہ کو اٹھایا۔ مگر اس کے باوجود کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بن رہے ہیں۔ اور اس دینی متفقہ مطالبہ کو نظر انداز کردیا گیا ہے۔

دریں اثناء اقلیتی ممبران نے اس دینی مطالبہ کی مخالفت شروع کردی ہے۔ دو قومی نظریہ، شریعت بل، تحفظ ناموس رسالت بل، جداگانہ طرز انتخاب کی طرح اس کی مخالفت میں یہاں تک چلے گئے ہیں کہ وہ آئین میں طے شدہ اصولوں کو بھی متنازعہ بنا رہے ہیں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ ایک عیسائی کو عیسائی، ہندو کو ہندو، مسلمان کو مسلمان کہلوانے لکھوانے یا ظاہر کرنے پر کیا قباحت ہے یہ تو فخر کی بات ہے۔ صرف ایک طبقہ قادیانی ایسا ہے جو اپنے کو قادیانی ظاہر کرنے سے گریزاں ہے۔ وہ آئین کی مخالفت کرتے اپنے کو مسلمان ظاہر کرنے پر مصر ہے اور خود کو مسلمان ظاہر کرکے مقدس مقامات پر جہاں ان کا داخلہ ممنوع ہے، چلا جاتا ہے۔ محض ان کے دھوکہ اور اشتباہ کو روکنے کے لئے یہ مطالبہ مبنی برانصاف کیا گیا ہے۔

پی ڈی اے کے جناب اعتزاز حسن نے فرمایا کہ مذہب کے خانہ کے بعد پھر فرقوں اور نسل کی بات آجائے گی ان سے بھی درخواست ہے کہ پاسپورٹ، ووٹر لسٹوں، شناختی کارڈ فارم تعلیمی اداروں سے داخلہ فارموں میں مذہب کا خانہ موجود ہے۔ اگر اس سے فرقہ واریت نہیں بڑھی تو شناختی کارڈ میں اضافہ خانہ مذہب سے بھی فرق نہیں پڑے گا۔ اس میں صرف مذہب کا خانہ ہوگا۔ اقلیتیں اپنے مذہب کا اعلان کریں گیں۔ اور وہ بھی جو آئین میں متعین ہیں۔ باقی تمام مسلمان اپنے آپ کو مسلمان لکھوائیں گے۔ اس سے تو فرقہ واریت اور کم ہوگی۔ جناب وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے قومی اسمبلی میں فرمایا کہ ملک کے صاحب الرائے اصحاب سے مشورہ ہوگا۔ ان سے بھی بڑے ادب کے ساتھ درخواست ہے۔ صدر مملکت، چاروں صوبائی حکومتوں، تمام مکاتب فکر، اسلامی نظریاتی کونسل۔ وزارت مذہبی امور کے بعد مزید کون سے صاحب الرائے حضرات سے مشورہ کی ضرورت

باقی صفحہ ۲۵ پر

شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کے اضافہ کا

متفقہ مطالبہ

حکومت تاخیری حربوں سے اسے متنازعہ بنا رہی ہے

قومی شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا اضافہ تمام دینی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر کا دیرینہ متفقہ دینی قومی اور آئینی مطالبہ ہے۔

● یہ اسلئے کہ شناختی کارڈ میں مسلم غیر مسلم کی تمیز نہ ہونے کے باعث قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرکے مقامات مقدسہ چلے جاتے ہیں۔ جو نہ صرف قرآن و سنت کے خلاف بلکہ مقامات مقدسہ کی توہین اور آئین پاکستان کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ● قادیانی گروہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو پاسپورٹ میں قادیانی لکھوا کر مغربی جرمنی لے جانے کے بہانے ارتداد پھیلا رہے ہیں۔

● ایک ہندو، عیسائی یا مسلمان کو اپنا مذہب ظاہر کرنے یا لکھوانے پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ صرف قادیانی گروہ خود کو بجائے قادیانی کے مسلمان لکھوانے پر مصر ہے اور یوں وہ آئین پاکستان کی بغاوت پر کمربستہ ہے

● قادیانیوں کی حمایت میں بعض اقلیتی رہنما، جداگانہ طرز انتخاب، شریعت بل، تحفظ ناموس رسالت بل کی طرح اسکی بھی مخالفت کررہے ہیں۔ حالانکہ یہ دو قومی نظریہ کا منطقی تقاضا ہے۔

● بعض سیاسی رہنما اسے فرقہ واریت کا پیش خیمہ قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ ووٹر لسٹوں، جداگانہ طرز انتخاب، شناختی کارڈ فارم، پاسپورٹ، داخلہ فارم وغیرہ میں خانہ مذہب کے موجود ہونے سے فرقہ واریت نہیں پھیلی تو شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کے اضافے سے کیونکر پھیلے گی۔

● حکومت اپنے تاخیری حربوں سے اسے معرض التواء میں ڈال کر ایک قومی متفقہ مسئلہ کو متنازعہ بنا رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر قادیانیت نوازی کی اور کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

● صدر مملکت، وزارت مذہبی امور، اسلامی نظریاتی کونسل، چاروں صوبائی حکومتوں کی اس معقول مطالبہ کے حق میں رپورٹیں آچکی ہیں۔

● **میاں محمد نواز شریف صاحب سے ایک بار پھر درخواست ہے کہ خدارا ایک جائز دینی امر کو معرض التواء میں نہ ڈالیں۔ ملک عزیز کے مفاد کا تقاضا ہے کہ اس مطالبہ کو فوری پورا کریں۔**

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

ساتویں عالمی ختم نبوّت کانفرنس برمنگھم میں

اکابر علماء کرام کی تقریریں اور قراردیں

رپورٹ: محمد جمیل خان

کفر و گمراہی کی سرزمین انگلستان۔ ظلم و جبر کی سرزمین انگلستان۔ جس کے حکمرانوں نے برصغیر کے مسلمانوں پر دو سو سال تک حکمرانی کر کے ان کو اقتصادی۔ معاشرتی۔ معاشی، روحانی۔ اخلاقی۔ ایمانی طور پر کمزور کرنے ان کو اسلام سے دور کر کے کفر کے اندھیروں میں ڈالنے کی کوئی کوشش نہیں چھوڑی۔ پادریوں کے غول کے غول ٹڈی دل کی طرح برصغیر میں پھیل کر مسلمانوں کو کفر میں دھکیلنے کے لئے ہر حربہ اختیار کیا۔ ترغیب اور ترھیب۔ لالچ اور دھونس غرض کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب تمام حربے ناکام ہو گئے تو مسلمانوں میں انتشار اور افتراق کے بیج بونے کے لئے طرح طرح کے فتنے اور فرقے بنانے کی جدوجہد شروع کی جب محسوس کیا کہ تفرقے کے باوجود اسلام کے نام پر تمام مکاتب فکر اور مسالک امت متحد ہو جاتے ہیں تو سرزمین انگلستان کے حکمرانوں کی آشیرباد سے مسلمانوں کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت پر ضرب لگائی گئی تاکہ مسلمانوں کی مرکزیت کو ختم کر دیا جائے اس کے لئے غلام احمد نامی شخص کا قادیان میں انتخاب کیا گیا اس نے امت مسلمہ کے ایمان پر ضرب کاری لگانے کے لئے نبوت کا اعلان کر دیا اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امت میں ایک کذاب دجال جھوٹے نبی کا اضافہ ہوا مسلمانان برصغیر نے اس فتنے کی سرکوبی کے لئے مناظروں۔ مباہلوں۔ مباحثوں اور تحریکات کے ذریعہ ہر ممکن کوشش کی کیونکہ اسلامی مملکت نہ ہونے کی بنا پر اس کے خلاف باقاعدہ جہاد ممکن نہیں تھا۔ انگریز حکمرانوں کی سرپرستی ہونے کی بنا پر جھوٹے نبی اور اس کی امت کو ہر قسم کا تحفظ حاصل تھا جبکہ مقابلے میں مسلمانوں کے لئے ہر قسم کی پابندی تھی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ مولانا محمد علی جالندھری کی عمر کا اکثر حصہ اس لئے جیل میں گذرا کہ وہ مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے جھوٹے نبی کے خلاف تقریریں کرتے تھے۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد بھی انگریز آقاؤں کی بدولت یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور مسلمان حکومت میں جھوٹے نبی کی اسی طرح تبلیغ جاری رہی اور سرکاری تحفظ کی بنا پر وہ اپنی من مانی کرتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں مجلس احرار پر پابندی کی بنا پر مجلس تحفظ ختم نبوت تشکیل پائی اور پورے ملک میں اس فتنے کے خلاف تحریک کا آغاز ہوا۔ تمام جیلیں علماء کرام اور عاشقین ختم نبوت سے بھر گئیں۔ قربانیوں کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ صرف لاہور میں دس ہزار نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ پاکستان حکومت نے اپنے سابق آقاؤں کے اشارے پر اس تحریک کو فوج کے ذریعے کچل دیا لیکن ان قربانیوں کے اثرات ۱۹۷۴ء میں اس وقت ظاہر ہوئے جب مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے جو تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں پر مشتمل تھا اور جس کی قیادت حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری کر رہے تھے ایک عظیم تحریک کے نتیجے میں بے شمار قربانیوں کے بعد آخر کار قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ ملت مسلمہ کے اس ناسور کو اپنے سے الگ کیا اور قانونی طور پر منکرین ختم نبوت اور جھوٹے نبی کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت کے زمرے میں شامل کر دیا۔ آئینی طور پر غیر مسلم قرار پانے کے بعد قادیانی جماعت کے سربراہ نے مغربی طاقتوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اپنے سابق آقا انگلستان کی سرزمین کو اپنے لئے جائے پناہ بنانے کا ارادہ کیا اور پاکستان کو اپنی مرضی سے چھوڑ کر اپنا ہیڈ کوارٹر لندن میں منتقل کر دیا اور پاکستان۔ اسلام۔ علماء کرام۔ مشائخ عظام کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ ظلم و ستم اور پاکستان میں قادیانیوں پر زندگی دوبھر کرنے کے جھوٹے الزامات عائد کر کے انگلینڈ یورپ مغربی جرمنی وغیرہ میں سیاسی پناہ لینی شروع کر دی اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز افریقہ کے سادہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر لگا دیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اس صورت حال کو دیکھ کر فیصلہ کیا کہ چونکہ اس جماعت کا مقصد عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور نوجوان نسل کو قادیانیت سے بچا کر ان کے ایمان کی حفاظت کرنی ہے اس لئے اس جماعت نے بھی اپنا دائرہ کو وسیع کر کے عالمی سطح پر کام شروع کیا اور لندن میں ایک گرجا گھر خرید کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یورپی مرکز قائم کیا۔ اور ۱۹۸۵ء میں پہلی عالمی مجلس ختم نبوت کانفرنس سے اپنے مشن کا آغاز کیا جس کا تسلسل اب تک جاری ہے۔ اسی دوران مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے افریقہ کے کئی شہروں میں قادیانی ہونے والے مسلمانوں کو دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل کیا گیا صرف مالی میں ایک وقت میں پچاس ہزار مسلمانوں نے قادیانیت سے توبہ کی۔

ساتویں ختم نبوت کانفرنس کے لئے جب ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء بروز اتوار کی تاریخ اور برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد کا اعلان ہوا تو پورے انگلینڈ میں اس کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ اس انگلینڈ میں جس نے برصغیر میں اسلام کو مٹانے کی کوشش کی اس کے شہروں اور قریوں اور چھوٹے چھوٹے گاؤں میں اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے نغمے بلند ہونے لگے مولانا منظور احمد الحسینی اور حاجی عبدالرحمن یعقوب باوا نے پورے انگلینڈ کا دورہ کیا۔ تمام انگلینڈ والوں کا مطالبہ تھا کہ ایک کاروان ختم نبوت تشکیل دے کر پورے انگلینڈ کے مختلف مقامات پر چھوٹی چھوٹی کانفرنسوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا جائے جو کانفرنس کی تاریخ تک جاری رہے اس طرح ۲۱ جولائی ۱۹۹۲ء سے کاروان ختم نبوت نے جس میں امیر مرکزیہ مولانا شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان

محمد سجادہ نشین کندیاں شریف، نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع عثمانی، جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی، سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی جبکہ مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا منظور احمد الحسینی شامل تھے نے لندن سے کاروان ختم نبوت کا آغاز کیا جس نے ایک ایک شہر میں دورہ کر کے ساتویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کی تیاریاں مکمل کیں۔

۴ اگست ۱۹۹۲ء کا دن برمنگھم کی تاریخ کا عجیب دن تھا۔ فجر کے بعد ہی فضا ختم نبوت زندہ باد کی مہک سے رچی ہوئی تھی، ہر سو ایک نور کی سی کیفیت تھی۔ اسلام کی روحانی فضا نے اطراف کو معطر کیا ہوا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ پورا شہر مسلمانوں کا شہر ہو۔ کفر کی ظلمت اور اندھیریاں چھٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ دن کی روشنی پھوٹتے ہی ختم نبوت کے پروانے اطراف انگلینڈ سے برمنگھم کی طرف آنا شروع ہوگئے۔ لندن کارڈف، برسٹل، بریڈفورڈ، مانچسٹر، بولٹن، بری، برنلے، بلیک برن، باٹلے، کوونٹری، سمتھ، راچڈیل، ریڈچل، ساؤتھ ہمٹن، سونڈن، اشرنگٹن، ہڈرس فیلڈ، ہنٹنگٹن، لیڈز، نشر لوٹن، اولڈھم، آکسفورڈ، شیفیلڈ، والسال، ایڈنبرا، ریڈنگ، سوانسی، ووکنگ، رگبی، گلاسگو، نوٹنگھم، لورپول، نارتھ ہمٹن، آسٹن، سلو، چلنگھم، سینٹ البانس، سمرچول، مڈل برو، نیوکاسل، ڈالسٹن، ہیلی فیکس، ڈنڈی، ون کاسٹر، کراؤلے، چارلے، دیوزبری سے قافلوں کی شکل میں ہزاروں افراد اور برمنگھم سے انفرادی طور پر ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی جبکہ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی رفیع عثمانی، ممتاز محقق و مصنف مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا زاہد الراشدی اور بوسنیا کے مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ سیرک اور مولانا شمس الدین آف ڈھاکہ مہمان خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔ مولانا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:۔

ساتویں عالمی ختم نبوت کا مقصد آپ کو عقیدہ ختم نبوت سے روشناس کرانا اور جھوٹے مدعیان نبوت کے عزائم اور سرگرمیوں سے آگاہ کرنا ہے۔ نبوت کا ایک معیار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو وہ انسانیت کے اعلیٰ معیار پر قائم تھے۔ اور آپ نے دنیا کے سامنے اپنے آپ کو اس طرح پیش کیا کہ دشمن تک آپ کے اخلاق و کردار کے معترف ہوگئے۔ آپ کی ذات ہی آپ کی سچائی کی اعلیٰ دلیل ہے قطع نظر اس کے کہ کسی مدعی نبوت سے نبوت کی دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے ہم جب مرزا غلام قادیانی کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو وہ نبوت تو بحیثیت کردار شرافت کے معیار پر بھی پورے نہیں اترتے۔ جو شخص اپنے دعاوی میں جھوٹا ثابت ہو چکا ہو۔ جس نے مناظروں میں پے در پے شکست کھائی ہو۔ جو مباہلوں میں ہارا ہو۔ جس کا کردار انسانیت کے لئے ننگ و عار ہو۔ جو اپنی پیشگوئیوں میں بار بار غلط ثابت ہو چکا ہو۔ جس کی بددعائیں مخالفین کے بجائے اپنے اوپر لگی ہو۔ اس شخص کو کیسے نبی تسلیم کیا جا سکتا ہے میں نے اپنی کتاب قادیانی فیصلہ میں ان تمام امور کو جمع کر دیا ہے جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی عبارتوں سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے قومی اسمبلی سے قادیانیوں کے لئے غیر مسلم اقلیت کی ترمیم منظور ہونے کے بعد اب قادیانیوں سے صرف یہی جھگڑا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا چھوڑ دیں۔ مسلمانوں کے شعائر کا استعمال ترک کر دیں۔ اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کی طرز پر نہ بنائیں۔ پاکستان میں ان کو مسلمانوں سے زیادہ حقوق و رعایتیں حاصل ہیں۔ ہم قادیانیوں کو سچے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سایہ میں کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ کیونکہ دنیا و آخرت کی نجات صرف اسی میں ہے۔ باقی تمام مذاہب باطل ہیں۔ میں تمام نوجوانوں اور مسلمانوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کا اور عقیدہ ختم نبوت کا داعی اور مبلغ بنا دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان تمام نوجوانوں کو عقیدہ ختم نبوت سے متعلق مختصر نصاب کے ذریعہ تربیت دے گی پھر تمام نوجوان اور مسلمان مل کر اپنے اپنے علاقوں میں قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ ان کو سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آگاہ کریں۔ جھوٹی نبوت کے دعویٰ کے برے اثرات سے آگاہ کریں۔ ان کی ہدایت کے لئے دعا کریں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرزا طاہر اور ان کے حواریین کو اسلام کی ہدایت دے اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دنیا سے ختم کر دے۔

مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تعاقب کر رہی ہے اس جماعت نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت سے لے کر آج تک مسلمانوں کو قادیانی جماعت کی گمراہی سے محفوظ رکھا ہے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں آخر کار یہ مسئلہ حل ہوا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے اب قادیانیوں نے اپنا رخ یورپ اور افریقی ممالک کی طرف پھیر لیا ہے اور وہ پاکستان، مسلمانان پاکستان اور علماء کرام کے خلاف مذموم اور جھوٹے پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں۔ انسانی حقوق کی آڑ میں وہ غلط بیانیاں کر کے مغربی ممالک اور امریکہ کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں حالانکہ ان کو پاکستان میں تمام تر رعایتیں حاصل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے ان مذموم پروپیگنڈوں کے اثرات ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ اقوام متحدہ اور دیگر اداروں میں اس کے جھوٹے الزامات کا جواب دیں۔ تمام سفارت خانوں کو ہدایت جاری کریں کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیں اور ان کے غلط پروپیگنڈوں کا بھرپور جواب دیں۔

مولانا محمد ولی رازی مصنف ہادی عالم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:۔

قادیانی جماعت دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں وہ پاکستان کے آئین سے غداری کے مرتکب اور مسلمانوں کو ہر آن نقصان پہنچانے اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اس صورت میں کس طرح یہ بات زیبا ہے کہ مسلمان ان کے ساتھ تعلقات رکھیں اور ان سے معاملہ کریں۔ قادیانی جماعت کے ساتھ

سماجی اور اقتصادی تعلقات رکھنا دینی حمیت کے خلاف ہے۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انسانی حقوق کے حوالہ سے قادیانیوں کی مظلومیت کے پراپیگنڈہ کا جائزہ لیا اور کہا کہ :-

پاکستان میں قادیانیوں کے شہری حقوق کی پامالی کا الزام قطعی طور پر بے بنیاد ہے کیونکہ ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس میں قادیانیوں کو صرف اسلام کا نام استعمال کرنے، مسجد کے نام پر عبادت گاہ بنانے اور مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات استعمال کرنے سے روکا گیا ہے اور یہ مسلمانوں کی مذہبی شناخت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے وقت ریڈکلف کمیشن میں اپنا کیس مسلمانوں سے الگ پیش کر کے گورداسپور کا ضلع بھارت کے حوالے کرنے کی راہ ہموار کی جس سے بھارت کو کشمیر کے لئے راستہ ملا اور مسئلہ کشمیر پیدا ہو گیا پھر قائد اعظم محمد علی جناح کے جنازہ میں اس وقت کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان نے شرکت نہ کی اور وجہ یہ بیان کی کہ مجھے مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ تصور کیا جائے اور ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کے فلور پر قادیانی سربراہ مرزا ناصر احمد نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر قرار دے کر قادیانی مذہب کو مسلمانوں کے مذہب سے الگ ایک نیا مذہب تسلیم کیا ان واضح اعلانات کے بعد یہ ضروری بات تھی کہ قادیانیوں کا مذہبی نام اور پہچان کو مسلمانوں سے الگ کیا جائے اور ۱۹۸۴ء کا صدارتی آرڈیننس اسی ضرورت کو پورا کرتا ہے انہوں نے کہا کہ اگر انسانی حقوق کے حوالے سے دیکھا جائے تو انسانی حقوق قادیانیوں کے نہیں بلکہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں کے حقوق پامال ہو رہے ہیں کیونکہ اپنی مذہبی شناخت کا تحفظ مسلمانوں کا حق ہے اور قادیانی گروہ اس بنیادی حق کو پامال کرنے پر مصر ہے انہوں نے برطانیہ میں مقیم مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کے طریق واردات کو سمجھیں اور اس سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سنجیدہ کوشش کریں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پنجاب کے ڈپٹی ایڈووکیٹ جنرل جناب نذیر غازی نے کہا کہ قادیانی پاکستان کے آئین کو پامال کر رہے ہیں اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ سے انحراف کر کے ملک سے غداری کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ کے غیر مسلم ہونے پر پوری دنیا کی ملت اسلامیہ متفق ہے اور اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں قادیانیوں کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ گمراہ کن عقائد سے توبہ کر کے ملت اسلامیہ کے اجتماعی دھارے میں شامل ہو جائیں اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں تو انہیں اپنے بارے میں ملت اسلامیہ کا اجتماعی فیصلہ بہر حال تسلیم کرنا ہوگا۔

کانفرنس میں بوسنیا کے مفتی اعظم جناب مصطفیٰ سیرک بھی شریک ہوئے جبکہ کانفرنس کے شرکاء نے بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ پرجوش حمایت و یکجہتی کا اظہار کیا اور امدادی فنڈ میں ہزاروں پونڈ کا چندہ دیا مفتی اعظم بوسنیا نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس مظلوم خطہ کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیلات سے کانفرنس کے شرکاء کو آگاہ کیا اور کہا کہ بوسنیا کے عوام کو صرف اس لئے وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ وہ مسلمان ہیں انہوں نے عالم اسلام سے اپیل کی کہ بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی بھرپور مدد کی جائے۔

کانفرنس سے بنگلہ دیش کے مولانا شمس الدین، جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا عبدالرشید ربانی، مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا محمد قاسمی، اور پاکستان سے مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا حماد اللہ شفیق، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا سعید خان، الشیخ حسن عودہ، مولانا قاری عبدالحی عابد، مولانا علی رازی اور دیگر راہنماؤں نے خطاب کیا۔

درج ذیل قرار دادیں کانفرنس میں منظور کی گئیں :-

(۱) بوسنیا کے مظلوم مسلمان

فدایان ختم نبوت کا یہ عظیم اجتماع بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے وحشیانہ مظالم اور نہتے شہریوں کے قتل عام کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس سلسلہ میں نام نہاد بڑی طاقتوں اور مسلمان حکمرانوں کی سرد مہری کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے بوسنیا کے مسلمانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں عالم اسلام کی ذمہ داری اور کردار کے تعین کے لئے فوری طور پر مسلم سربراہ کانفرنس طلب کی جائے اور مسلم حکومتیں احتجاجی مراسلوں اور بیانات پر وقت ضائع کرنے کے بجائے بوسنیا کے مسلمانوں کو مکمل طور پر ذبح ہونے سے بچانے کے لئے ہنگامی عملی اقدامات کریں یہ اجتماع بوسنیا کے مسلمانوں کی امداد کے لئے سعودی حکومت کے اقدامات کی تحسین کرتا ہے مگر انہیں ناکافی اور وقتی قرار دیتے ہوئے بوسنیا کی آزادی، خود مختاری اور اسلامی حیثیت کے تحفظ کے لئے تمام مسلم حکومتوں کے مشترکہ جرأتمندانہ موقف اور کردار کو انتہائی ناگزیر تصور کرتا ہے۔

۲ قادیانی سرگرمیاں

یہ اجتماع اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف قادیانی گروہ کی مسلسل پراپیگنڈہ مہم کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس حقیقت کی نشاندہی ضروری سمجھتا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے خلاف مغربی لابیوں، اسرائیل اور بھارت کی معاندانہ مہم میں شریک کار بن کر قادیانی امت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے اپنی وطن دشمنی کو ایک بار پھر آشکارا کر دیا ہے۔ ماہ رواں کے آغاز میں ٹلفورڈ لندن میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر کی شمولیت اور ان کے خطاب میں قادیانیوں کی نام نہاد مظلومیت، انسانی حقوق اور پاکستان سے قادیانیوں کی مبینہ جلا وطنی کا تذکرہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے کہ مرزا طاہر احمد کا بھارتی حکومت کے ساتھ گٹھ جوڑ موجود ہے یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس صورت حال کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیا جائے اور وہ تمام اقدامات بلا تاخیر کئے جائیں جو قادیانی گروہ کی وطن دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے ضروری ہیں۔

(۳) نفاذ اسلام اور مطالبات

ختم نبوت

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قیام پاکستان کے بنیادی مقصد یعنی اسلامی نظام کے

عملی اور مکمل نفاذ کے لئے گومگو کی پالیسی ترک کر کے فوری اور عملی اقدامات کئے جائیں اور قرآن وسنت کی غیر مشروط بالادستی کی آئینی ترمیم بلا تاخیر پارلیمنٹ سے منظور کرا کے غیر اسلامی قوانین اور نظام کے خاتمہ کی راہ ہموار کی جائے نیز یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام مطالبات کو منظور کیا جائے اور اس سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قومی اسمبلی میں پیش کر کے انہیں قانونی شکل دی جائے علاوہ ازیں یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس اور دیگر نافذ شدہ اسلامی قوانین پر موثر عملدرآمد کا اہتمام کیا جائے اور اس سلسلہ میں پائی جانے والی بے یقینی کو ختم کرنے کے لئے عملی اور موثر اقدامات کئے جائیں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

یہ اجتماع قادیانیوں کے مسلمانوں سے الگ تشخص کو یقینی بنانے اور اس سلسلہ میں آئینی وقانونی فیصلوں پر عمل درآمد کے لئے ضروری سمجھتا ہے کہ پاکستان کے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے ہر شہری کی مذہبی حیثیت کا تعین کر دیا جائے اور اب جبکہ ملک بھر میں تمام شہریوں کو کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر از سر نو شناختی کارڈ جاری کئے جا رہے ہیں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس موقع کو ضائع نہ کیا جائے اور حکومت کے ذمہ دار حضرات کے وعدوں اور اعلانات کے مطابق شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ فی الفور بڑھا کر اس دیرینہ مسئلہ کو حل کیا جائے۔

(۵) مغربی لابیوں کی قادیانیت نوازی

یہ اجتماع مغربی لابیوں کی طرف سے انسانی حقوق کے نام پر قادیانیوں کی مسلسل پشت پناہی اور اسلامی قوانین واحکام کے خلاف نفرت انگیز پراپیگنڈہ پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں بالخصوص علماء اور دانشوروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور مغرب کی رائے عامہ کو حقائق سے آگاہ کرنے، اسلام دشمن لابیوں کے پراپیگنڈہ کے اثرات کو زائل کرنے، اور اسلام کے عادلانہ نظام وقوانین کو صحیح طور پر سامنے لانے کے لئے موثر اور سائنٹفک انداز میں اپنی کوششوں کو منظم کریں۔

(۶) قادیانی مسلم تعلقات

یہ اجتماع ہر اس خطہ کے مسلمانوں سے جہاں قادیانی رہائش پذیر ہیں اپیل کرتا ہے کہ جب تک قادیانی گروہ اپنی شناخت کو مسلمانوں سے الگ کر کے اشتباہ اور فریب کی فضا کو ختم نہیں کرتا مسلمان عوام قادیانیوں کے ساتھ تعلقات اور معاملات کا ہر ایسی صورت سے مکمل طور پر گریز کریں جو اشتباہ کو قائم رکھنے کے قادیانی طرز عمل کی تقویت کا باعث بن سکتی ہو اور نئی نسل کو اس گمراہ کن اشتباہ سے بچانے کے لئے قادیانیوں کے ساتھ لین دین اور تعلقات میں مکمل احتیاط سے کام لیں۔

(۷) پاک فوج میں قادیانی اثر ونفوذ

یہ اجتماع پاکستان کی مسلح افواج میں قادیانیوں کے دوبارہ اثر ونفوذ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس صورت حال کا نوٹس لیا جائے اور جہاد کو حرام سمجھنے کا عقیدہ رکھنے والے قادیانی گروہ کے افراد کی پاک فوج میں بھرتی کے جواز کا از سر نو جائزہ لے کر مسلح افواج کو قادیانیوں سے پاک کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔

(۸) افغان مجاہدین سے اپیل

یہ اجتماع افغانستان میں خانہ جنگی کی موجودہ صورت حال کو از حد افسوسناک قرار دیتا ہے اور افغان مجاہدین کی تمام جماعتوں کے قائدین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ خدا کے لئے دشمن کی سازش کو سمجھائیں اور تیرہ سالہ تاریخی جہاد افغانستان کے اثرات وثمرات کو خود اپنے ہاتھوں ضائع نہ کریں یہ اجتماع افغان قائدین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ باہمی اختلافات کو گفت وشنید کے

ذریعہ طے کریں اور باہمی خانہ جنگی کو بلا تاخیر ختم کر کے افغان عوام کے خون کو مزید بہنے سے بچائیں یہ اجتماع تمام مسلم حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

(۹) جہاد آزادی کشمیر

یہ اجتماع کشمیر میں آزادی کی جنگ لڑنے والے مجاہدین کے ساتھ مکمل یک جہتی کا اظہار کرتا ہے اور کشمیری عوام پر بھارتی فوج کے وحشیانہ مظالم کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خلیج کی طرح کشمیر کے بارے میں اپنی قرار دادوں پر مکمل درآمد کا عملی اہتمام کرے اور کشمیری عوام کو خود ارادیت کا حق دلانے کے لئے فوری اقدامات کرے۔

(۱۰) تحریک آزادی فلسطین

یہ اجتماع فلسطین کی آزادی اور بیت المقدس کی واگزاری کی جدوجہد کی بھرپور حمایت کا اعادہ کرتا ہے اور فلسطینی عوام کی مسلسل قربانیوں پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ فلسطینی حریت پسندوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور وہ بالآخر اپنے وطن کی آزادی کا ہدف حاصل کر کے رہیں گے۔

(۱۱) برما کے مظلوم مسلمان

یہ اجتماع برما میں مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ برما کی حکومت اور اسلام دشمن قوتوں کو مسلمانوں کے خلاف درندگی کے اظہار سے روکنے کے لئے دباؤ ڈالا جائے اور مسلمانوں کے وہاں وقار اور تحفظ کے ساتھ رہنے کے حالات پیدا کئے جائیں۔

(۱۲) وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں

یہ اجتماع وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کی آزادی پر مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اس امر کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ پون صدی کے جبری تسلط کے بعد ان ریاستوں میں عیسائیت قادیانیت اور دیگر باطل مذاہب کی وسیع تبلیغی اور اشاعتی سرگرمیاں اس خطہ کے مسلمانوں کو گمراہی کی ایک نئی دلدل کی طرف دھکیلنے کا باعث بن سکتی ہیں یہ اجتماع مسلمان حکومتوں اور اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ وسطی ایشیا کے مسلمانوں کو نئی گمراہیوں سے بچانے اور وہاں تک صحیح اسلامی تعلیمات پہنچانے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

(۱۳) قادیانی اور سیرالیون

یہ اجتماع قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں سیرالیون کی حکومت کے وزیر صحت کی شمولیت پر سیرالیون کی حکومت سے احتجاج کرتا ہے اور وہاں کے مسلمانوں کے ان جذبات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانیوں کے اجتماع میں سیرالیون کے وزیر صحت کی شمولیت اور خطاب سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے اور خود سیرالیون کی حکومت کے بارے میں شکوک و شبہات کی فضا نے جنم لیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ سیرالیون کی حکومت اس سلسلہ میں مسلمانوں کو مطمئن کرے۔

(۱۴) مسلم ممالک میں دینی بیداری کی تحریکات

یہ اجتماع الجزائر، مصر، تیونس اور دیگر مسلم ممالک میں دینی بیداری کی تحریکات کے خلاف ریاستی جبر کے واقعات کی مذمت کرتا ہے اور بالخصوص الجزائر میں دینی تحریکات کی عام انتخابات میں واضح کامیابی کے بعد ان کے خلاف تشدد اور ظلم و جبر کی کاروائیوں کو انتہائی خطرناک قرار دیتے ہوئے ان تمام دینی تحریکات کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ مسلم ممالک میں مغربی فلسفہ حیات کی نمائندگی کرنے والے سیکولر عناصر کو بالآخر شکست ہوگی اور دینی بیداری کی تحریکات مسلم ممالک میں اسلام کے غلبہ اور نفاذ کی مقدس جدوجہد میں انشاء اللہ جلد کامیاب ہوں گی۔

(۱۵) کراچی اور پاکستان کے حالات

یہ اجتماع کراچی اور پاکستان کے دیگر حصوں میں بدامنی اور باہم منافرت کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ملک کے تمام باشندوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ نسلی، لسانی، فرقہ وارانہ اور علاقائی عصبیتوں سے بالاتر ہو کر قومی وحدت کی بحالی کے لئے مخلصانہ کوشش کریں اور ملکی سالمیت کو پارہ پارہ کرنے کی بیرونی سازشوں کو متحد ہو کر ناکام بنا دیں نیز یہ اجتماع کراچی اور اندرون سندھ میں حالیہ بارشوں سے متاثر ہونے والے شہریوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے سے گریز قادیانیت نوازی نہیں تو اور کیا ہے؟

- مولانا حکیم عبد الرحمن آزاد
- حافظ محمد ثاقب
- حافظ محمد یوسف عثمانی
- سید احمد حسین زید

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج سے اقلیتوں کے حقوق متاثر نہیں ہوتے بلکہ اس سے ان کے حقوق محفوظ ہو جاتے ہیں کیونکہ بہت سے افراد اپنا مذہب چھپا کر یہاں اور مذہب کا لبادہ اوڑھ کر بیرون ممالک چلے گئے ہیں اور وہاں وہ بالخصوص سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے ہیں حال ہی میں مذہبی امور کے وزیر مملکت مشیر جات مطبوعہ نے بیان دیا تھا اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ مذہب کی آڑ میں مرزائی بیرون ممالک چلے جاتے ہیں اور وہاں خود کو مسلمان ظاہر کر کے وطن عزیز کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ سے اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے اور اس سے ان کے حقوق پر کوئی زد نہیں پڑتی ہے پاکستان میں پہلے

کا مذہب کی بنیاد پر ورلڈ ٹرز لستیں بنا ہیں اور انتخابات بھی اسی بنیاد پر ہوتے ہیں خود قومی پرچم میں سفید رنگ کو شامل کر کے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے مذہب کی بنیاد پر مسلمانوں اور اقلیتوں کی شناخت کی توثیق کر دی تھی۔ اس لئے اقلیتوں کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ملکی سلامتی اور دفاع کا تقاضا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے کیونکہ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے ملکی سلامتی کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور در پردہ اکھنڈ بھارت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اُنہیں تقاضا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے۔ اس تجویز اور قومی وآئینی تقاضے سے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو، مرحوم صدر محمد ضیاء الحق، سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو، سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو، صدر پاکستان غلام اسحاق خان، وزیراعظم میاں محمد نواز شریف، ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن، اسلامی نظریاتی کونسل اور چاروں صوبائی حکومتیں متفق ہیں لیکن وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور چند اقلیتی نمائندے قادیانیوں اور غیر ملکی طاقتوں کے دباؤ کے تحت مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ وزیر داخلہ اور اقلیتی نمائندوں سے اپیل ہے کہ وہ اس مطالبہ کی حمایت کریں۔ یہ اُن کے اور ملک و ملت کے مفاد میں ہے اگر نئے شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ نہ رکھا گیا تو احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔ قادیانی بہت سے اہم کلیدی عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ فوج کے اعلیٰ عہدوں میں سے ۳۲۸ عہدیدار قادیانی ہیں جو نہیں چاہتے کہ مسلم لیگ کی موجودہ حکومت یہ نیک کریڈٹ لے اسی لئے انہوں نے زیر پردہ رہ کر مخالفت شروع کرا دی ہے۔

قرطبہ

مسجدوں، کتب خانوں اور شاندار باغوں کا شہر

اسلامی دور میں جس کا ہر شہری تعلیم یافتہ تھا۔

۷۳۲ء میں جب خلافت بنو امیہ کا خاتمہ ہو گیا اور خلافت عباسیہ شروع ہوئی تو عباسیوں نے مفتوحہ خاندان کے ایک ایک آدمی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اموی خاندان میں سے جو بچ گئے تھے ان میں سے ایک عبدالرحمٰن نامی بیس سال کا دبلا پتلا لڑکا بھی تھا یہی عبدالرحمٰن مصائب و تکالیف برداشت کرتا ہوا اسپین پہنچا مسلسل کئی سال تک دشمنوں کا مقابلہ کرتا رہا اور آخر کار اسپین میں اپنی حکومت قائم کر لی جب پورے ملک میں امن و امان قائم ہو گیا تو پھر اس نے پوری توجہ ملک کو آراستہ کرنے کی طرف مبذول کی۔ پانی کے لیے تالاب کھدوائے شہر کے چاروں طرف دیوار بنائی اپنے لیے ایک محل تعمیر کرایا جس کے اندر باغ لگوائے ایک عظیم الشان مسجد بنوائی۔ بعد میں اسی مسجد کو نصرانیوں نے کلیسا میں بدل دیا یہ عمارت آج بھی موجود ہے اور اپنے بانی کی عظمت کو تازہ کر رہی ہے اسپین میں مختلف حیثیتوں سے جو ترقی ہوئی اس میں سب سے زیادہ عبدالرحمٰن ثالث کے دور میں ہوئی۔ اس کا دربار بھی سب سے زیادہ شاندار تھا اسپین کا دارالخلافت قرطبہ تھا۔ شاہی محل جو ایک پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس میں چار سو کمرے تھے عبدالرحمٰن نے اپنی ایک عیسائی بیوی زہرہ کے لیے قرطبہ سے چار میل کے فاصلہ پر جبل العروس پر قصر الزہرہ بنوایا تھا دس ہزار کاریگر اور مزدور اس محل کی تعمیر کے لیے مسلسل پچیس سال تک کام کرتے رہے بعد کے دوسرے خلفاء نے بھی اس محل کی خوبصورتی میں اضافہ کیا۔ قرطبہ سب سے زیادہ تہذیب یافتہ شہر تھا اس کی آبادی دس لاکھ تھی مکان خوبصورت بنے ہوئے تھے شہر کی صفائی کے لیے ایک علیحدہ محکمہ تھا جو ہمیشہ شہر میں صفائی کی نگرانی کرتا تھا۔ مکانوں کی تعداد ایک لاکھ تیرہ ہزار تھی اسی ہزار چار سو دوکانیں سات سو مسجدیں نو سو حمام تھے ستر کتب خانے اور ہزاروں کی تعداد میں کتابوں کی دوکانیں تھیں۔

اس زمانہ میں پوری دنیا میں کوئی بھی شہر قرطبہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ پورے شہر میں نلوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ باغوں اور بازاروں میں نل لگے ہوئے تھے انہی نلوں کے ذریعے باغوں میں فوارے چھوٹتے تھے سڑکیں اور مکانات پختہ تھے رات میں ان سڑکوں پر روشنی کا انتظام کیا جاتا جب کہ اس کے صدیوں بعد تک شہر لندن کی کسی بھی سڑک پر کوئی لیمپ نہیں تھا۔ اور پیرس کی سڑکوں پر صدیوں تک یہ حالت رہی کہ بارش کے موسم میں جو کوئی اپنے گھر سے باہر نکلتا اس کے پاؤں ٹخنوں تک کیچڑ میں دھنس جاتے۔

اس دور میں اسپین کا شمار امیر ترین ملکوں میں ہونے لگا تھا تجارت کو خوب فروغ ہوا جس سے حکومت کو کروڑوں روپیہ آمدنی ہوئی اس سے قبل اسپین میں کبھی ایسی خوشحالی نہیں دیکھی گئی تھی تیرہ ہزار کپڑہ بنانے کے کارخانے تھے۔ اور کپڑے کا کاروبار بڑے پیمانے پر تھا۔ اون، ریشم اور چمڑے کا کام قرطبہ کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی ہوتا تھا۔ طلیطلہ بہترین تلواروں کے لیے پوری دنیا میں مشہور تھا۔ ایشیا میں چند سال قبل کاشت کاری کے جو طریقے رائج تھے وہ قرطبہ کے مسلمانوں ہی کی دین تھے ان مسلمانوں نے نہریں کھدوائیں انگور اور قسم قسم کے میووں کے باغ لگائے۔ اس کے علاوہ چاول روئی، زعفران کی کاشت بھی سب سے پہلے قرطبہ میں ہی ہوئی۔ پیداوار ملک کی ضرورت سے زیادہ ہوتی تھی۔ چنانچہ ضرورت کے علاوہ پیداوار کا اکثر حصہ دوسرے ملکوں میں بھیج دیا جاتا تھا۔ سایہ دار کنجوں اور آبشاروں کے لیے مشہور تھا۔ نہریں بنا کر اس کو سیراب کیا جاتا تھا بے شمار جھرنے بنائے گئے تھے ہزاروں قسم کے پھلوں اور پھولوں کے لیے خوبصورت درخت تھے۔

عبدالرحمٰن ثالث کے بعد خلیفہ الحکم نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی یہ خود بھی ایک زبردست عالم تھا اور عالموں کا

قدر دان بھی اس نے علم و ادب کی سرپرستی کی عالموں کو عطیے اور وظیفے دیئے اس نے قرطبہ میں ستائیس ایسے مدرسے قائم کیے تھے جن میں تعلیم کا انتظام بالکل مفت تھا۔ خلیفہ الحکم نے قرطبہ کی مسجد میں ایک جامعہ یونیورسٹی قائم کی جس نے پوری دنیا میں ایک مقام حاصل کر لیا تھا۔ اس کی شہرت ازہر سے بھی زیادہ ہو گئی تھی جامعہ قرطبہ میں فقہ، قانون کے علاوہ ریاضی اور طب کے شعبے قائم تھے اس یونیورسٹی میں ہزاروں طلبہ تھے۔ اور یہاں کی ڈگری دنیا میں ہر جگہ تسلیم کی جاتی تھی۔ یونیورسٹی کے نصاب تعلیم میں فقہ اصول قانون اور فلسفہ لازمی مضامین تھے یہاں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ یورپ کے مختلف مقامات سے طلبہ علم حاصل کرنے کے لیے آتے تھے الحکم ثانی اس یونیورسٹی کے لیے بڑے بڑے عالموں کی خدمات حاصل کی تھی تنخواہوں کے لیے اس نے بہت سی جائیداد وقف کی تھی۔ خلیفہ الحکم کو کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس نے قرطبہ میں ایک بہت بڑا کتب خانہ قائم کیا تھا یہ علمی ذخیرے کے اعتبار سے سب سے بہتر کتب خانہ تھا۔

مختلف لوگوں کو صرف اس کام کے لیے مقرر کیا کہ وہ دوسرے ملکوں میں جا کر قلمی نسخے نقل کرائیں اس طرح سے الحکم نے چار لاکھ کتابیں جمع کیں۔ ان کی فہرست چالیس جلدوں میں تھی اسلامی دنیا میں جتنے بھی خلیفہ گزرے ہیں الحکم ان میں سب سے بڑا عالم تھا۔ اس نے ان کتابوں میں سے اکثر خود پڑھی تھیں اور جگہ جگہ حواشی بھی لکھے۔ اسلامی اسپین میں تعلیم عام تھی ابتدائی تعلیم میں قرآن مجید عربی صرف نحو اور شاعری لازمی تھی اعلیٰ تعلیم میں قرآن مجید، فقہ، تاریخ، طب اور جغرافیائی لازمی مضامین تھے اس دور میں علمی معیار اتنا بلند ہو گیا تھا کہ بعض یورپی مورخوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ اندلس کے تقریباً ہر آدمی کو لکھنا پڑھنا آتا ہے۔

قادیانی سالانہ جلسہ میں بھارتی ہائی کمشنر کی شرکت

جلسہ میں "ہندوستان زندہ باد" کے نعرے لگائے گئے

(لندن) لندن سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق قادیانی سالانہ جلسہ جو کہ قادیانی مرکز ٹلفورڈ لندن میں ۳۱ جولائی ۹۲ء سے ۲ اگست ۱۹۹۲ء تک جاری رہا برطانیہ میں بھارت کے ہائی کمشنر مسٹر لکشمی مل سنگھوی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اس کی تقریر کے دوران قادیانیوں نے ہندوستان زندہ باد کے نعرے لگائے تفصیلات کے مطابق قادیانی جلسہ کے پہلے دن بھارتی ہائی کمشنر مسٹر لکشمی مل سنگھوی کو بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔ بھارتی ہائی کمشنر کا تعارف کراتے ہوئے قادیانی جماعت برطانیہ کے صدر آفتاب قادیانی نے کہا کہ مسٹر سنگھوی بھارت کے ایک سیاستدان قانون دان دانشور ہیں اور بھارت کے مختلف اداروں میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے ہیں مسٹر آفتاب قادیانی نے مسٹر سنگھوی کا خیر مقدم کرتے ہوئے مزید کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ وہ اس ملک کی نمائندگی کرتے ہیں جہاں "قادیان" واقع ہے۔ مسٹر آفتاب قادیانی نے بھارت کے ساتھ قادیانی جماعت کی گہری وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے بھارت کو قادیانیوں کا وطن عزیز قرار دیا اس لیے کہ قادیان بھارت میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ آفتاب قادیانی نے دسمبر ۱۹۹۱ء میں قادیان میں منعقدہ قادیانی سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں مرزا طاہر احمد قادیانیوں کو سہولت فراہم کرنے پر بھارتی حکومت کا شکریہ ادا کیا

مسٹر لکشمی مل سنگھوی نے اپنے خطاب میں پاکستان کا نام لیے بغیر حکومت پاکستان کو تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ میں اس درد کو جانتا ہوں جو لوگ اپنے ملک سے جلاوطن ہو گئے یا جن کو پوری عزت نہیں دی گئی۔ یہ بھی کہا کہ میں زندگی بھر انسانی حقوق کے لیے لڑتا رہا ہوں۔ مسٹر سنگھوی نے کہا ہمیں فخر ہے کہ قادیان کا مقدس مقام ہمارے یہاں ہے اور ہم اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ ہمارے وطن کی آبرو ہے بھارتی ہائی کمشنر کی تقریر پر قادیانیوں نے ہندوستان زندہ باد کے نعرے لگائے دریں اثناء قادیانیوں کے سالانہ جلسے میں بھارتی ہائی کمشنر کی شرکت اور ان کے خطاب کے موقع پر ہندوستان کے نعرے لگائے جانے پر برطانیہ کے مسلمانوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور اس واقعہ کو قابل مذمت قرار دیا جا رہا ہے کہ ایسے وقت میں بھارت کے حکمران کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں اور بھارت کے مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان کی مساجد پر حملے کیے جا رہے ہیں۔ قادیانی جماعت کا اپنے جلسے میں بھارتی ہائی کمشنر کو مدعو کرنا پھر پاکستانی قادیانیوں کا ہندوستان زندہ باد کے نعرے لگانا انتہائی شرانگیزی نہیں تو اور کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ ہم محب وطن ہیں سراسر مشکوک ہے۔

خوشخبری

امام اہلسنت جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن قدس سرہ کے معتقدین حضرات کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ حرکۃ المجاہدین کے ترجمان ماہنامہ صدائے مجاہد جنوری ۱۹۹۳ء کا شمارہ خصوصی نمبر مفتی احمد الرحمٰن شائع کیا جا رہا ہے قارئین حضرات مفتی صاحبؒ سے متعلق مضامین اشعار نظمیں خوشخط تحریر فرما کر درج ذیل پتے پر روانہ کریں۔

ماہنامہ صدائے مجاہد پوسٹ بکس نمبر ۱۱۵۸۹
جی پی او نیو ٹاؤن کراچی نمبر ۵

بقیہ: شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کی ضرورت

باقی رہ جاتی ہے۔ دراصل یہ تمام طبقے جو جائز دینی و آئینی مطالبہ کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ ان سب کا مقصد ایک اقلیتی گروہ کو مزید ملکی قانون کی خلاف ورزی کی پر

اکسانا ہے۔ اور اس کے ناجائز اقدام کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ قادیانی خود کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے آئین پر عمل درآمد کیا حکومت کی ذمہ داری نہیں۔ اللہ رب العزت حکومت کو ایک جائز بات کے تسلیم کرنے کی توفیق بخشے۔ والسلام۔

بقیہ : پریس کانفرنس

ہے وہاں جاکر مسلمانوں کا حق مارتے ہیں اور اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور وہ خلاف آئین و خلاف شرع اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اس لیے ہم کہتے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔

- ہاں ! یار بات تو واقعی تمہاری درست ہے۔
- اور مزید دیکھو جن کو تم اسلام کا خادم کہتے ہو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے چار نمائندوں کو مختلف ممالک میں سفیر لگا دیا ہے۔
- کیا واقعی؟
- ہاں جبھی ! چار ممالک میں قادیانی سفیروں کو مقرر کیا گیا ہے۔
- یار یہ لوگ تو واقعی اسلام دشمنی پر اتر آئے ہیں
- اچھا یار اب اجازت دو مزید گفتگو پھر کبھی ہوگی۔
- خدا حافظ۔

بقیہ : عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بنی قریظہ میں سے اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزرا اس نے تورات سے کچھ جامع کلمات لکھ کر مجھے دیئے ہیں تاکہ وہ آپ کے سامنے پیش کروں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بدل گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات قدوس کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر خود موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے اندر آجائیں اور تم اس وقت ان کی اتباع کرنے لگو تو تم گمراہ ہوجاؤ کیونکہ تمام امتوں سے صرف میرا حصہ ہے اور تمام انبیاء کرام (علیہم السلام) میں صرف میں تمہارا حصہ ہوں (مسند احمد)

حضرت انس رضی اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں رسالت اور نبوت منقطع ہوچکی ہیں میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول (مسند احمد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ خاتم النبیین ہیں (ترمذی)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وقت خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب کہ آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

بقیہ : عالم اسلام کی آزادی

کی ہی تباہی ہوئی اور مغربی طاقتوں نے خوب استحصال کیا اور اسی کے نتیجہ میں امریکا نے ایسے عالمی نظام کا اعلان کیا جس میں اس کی چودھراہٹ بلا شرکت غیرے حاصل رہے اور اس کی حلیف مغربی حکومتیں اس کی مصلحت کے مطابق اس کے پیچھے پیچھے رہیں جہاں تک کمزور حکومتوں کا تعلق ہے تو ان کا مقام دست نگر اور محتاجوں کی صف سے آگے نہ ہو امریکا اس نظام کے اندر من مانی کرے اور دنیا کی تمام قوموں کی قسمت کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے کر جس طرح چاہے اپنے ارادے اور عزائم کو ان پر تھوپے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امریکا ان کمزور قوموں کے ساتھ شہ زوری اور بے جا مغرورانہ سلوک کر رہا ہے اور ہر اس قوم کے ساتھ ظلم پر کمر بستہ ہے جو اس کے ساتھ مصالحت نہ کر رہا ہو اور سیاسی و اقتصادی میدانوں میں اس کی مصلحتوں کی خاطر اس کا ساتھ نہیں دے پا رہا ہیں افغانستان میں مجاہدین کے ساتھ مسئلہ فلسطین کے حامیوں کے ساتھ اس کا رویہ آپ دیکھ سکتے ہیں اسی طرح روس کے ان مسلم علاقوں کے ساتھ بھی اس کا کیا رویہ ہے، جو ابھی ابھی اشتراکی سامراج کے چنگل سے آزاد ہوئے ہیں امریکا اسے کب برداشت کرے گا کہ یہ قومیں اس کے سیاسی نقطہ نظر کی مخالفت کریں اور خالص اسلامی رنگ میں رنگ جائیں کوئی بھی مسلم قوم جب کبھی ایسی بیداری کا اظہار کرتی ہے جس کا تعلق بھی اسی زندگی سے ہو امریکا اسے بیزاری کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے ساتھ دوسری یورپی حکومتیں بھی شریک ہوجاتی ہیں اور ان حکومتوں کے قائدین امریکی مصلحتوں کے دباؤ میں اس بیداری کے خلاف زمین و آسمان سر پہ اٹھا لیتے ہیں اور اس طرز عمل کو رجعت پسندی اور پسماندگی شمار کرکے اس کے حامیوں پر بنیاد پرستی کا الزام لگانے لگتے ہیں اسلامی قوتوں کے سلسلے میں بھی یورپ کی یہ مخالفانہ تاثراتی تعصب کے احساس کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے جو اسلامی اور عیسائی قیادتوں کے درمیان صدیوں تک جاری صلیبی جنگوں سے پیدا ہوا تھا یہ جنگیں تو آج ختم ہوچکی ہیں لیکن یورپ کے دانشوران اور سیاستدان اس کی چاشنی اب تک نکال نہیں سکے۔

اپنے سامراجی دور میں یورپ نے مسلمانوں سے انتقام بھی لیا لیکن اس کی پیاس اب تک نہیں بجھ سکی ہے اور وہ مسلمانوں کے بچے کھچے دینی شعور کو بھی ختم کرنے کے درپے ہے لیکن اپنے اس ناپاک عزائم وارادے میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گا اس لیے کہ مشرق کی یہ اسلامی بیداری اس کے اندازہ سے کہیں زیادہ قوی اور اس کے رفتار اس کے تصور سے کہیں زیادہ بڑھ چکے ہیں یہاں تک کہ اگر مسلمانوں کا حکمران طبقہ بھی اس بیداری کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرے گا، تو ایک نہ ایک دن انہیں بھی اس کے سامنے جھکنا ہی پڑے گا۔

لہٰذا اب یورپ وامریکہ کے قائدین اور ان کے تمام پیروکاروں کو یہ حقیقت ذہن نشین کرلینی چاہیے وہ اب خواب خرگوش میں نہ رہیں ورنہ ان کا بھی انجام روس سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوگا۔

کچھ دنوں سے اسلامی ذرائع ابلاغ نے ان حقائق پر خاص توجہ دینا شروع کر دیا ہے اور لوگوں کو دنیا کی روز بدلنے والی حقیقتوں سے بھی روشناس کرنے لگے ہیں اس سلسلے میں مختلف اسلامی اخبار و رسائل میں مضامین بھی آنے لگے ہیں ان میں ہر دانا و بینا کے لیے نصیحت ہے جو شخص حقیقت سے ہی چشم پوشی کرے گا اس کی مثال محض شتر مرغ سے دی جاسکتی ہے جس کی عادت یہ ہے کہ خطرہ کو محسوس کرکے اپنا سر ریت میں چھپا لیتا ہے اور جب اس کو نظر نہیں آتا تو سمجھتا ہے کہ کچھ ہے ہی نہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمرانو!

ملّتِ اسلامیہ مطالبہ واحتجاج کرتی ہے کہ

- ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ سالہا سال سے اسلامی نظریاتی کونسل کی مرتب کردہ سفارشات کو قومی اسمبلی میں پیش کرکے اس پر قانون سازی کی جائے۔
- کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فی الفور ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے۔ پاک فوج میں قادیانی افسران کلیدی عہدوں پر قابض ہیں۔ حالانکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ "جہاد حرام ہے۔ ایک نظریاتی حکومت میں نظریاتی دشمنوں کا حساس عہدوں پر موجود ہونا ملک وملت کے مفاد کے منافی ہے لہٰذا سول، پاک فوج اور دیگر سرکاری اداروں سے قادیانی افسروں کو نکالا جائے۔
- نومبر ۱۹۸۸ء میں قادیانیوں نے ایک سازش کے تحت پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۳ء منسوخ کروایا اور نیا پریس ورجسٹریشن ایکٹ جاری کروایا۔ جس میں پہلے آرڈیننس کی دفعہ ۲۴ ۔بی کو خارج کر دیا۔ اس طرح قادیانیوں کا آرگن اخبار "الفضل" ۲۹ نومبر ۸۸ء کو دوبارہ شائع ہونا شروع ہو گیا۔ لہٰذا سابقہ دفعہ ۲۴۔بی کو شامل کیا جائے تاکہ قادیانی اخبار پہلے کی طرح بند کیا جا سکے۔ نیز اسلام کے منافی اور منافرت پھیلانے والے لٹریچر کو ضبط کیا جا سکے۔
- قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں کے پاکستانی باشندوں کے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کا رنگ مخصوص کیا جائے تاکہ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرکے دھوکہ نہ دے سکیں۔ قادیانیوں کی دھوکہ دہی کو روکنے کے لیے تعلیمی اسناد، فارم ہائے داخلہ اور شناختی کارڈز میں حلف نامے کی بنیاد پر مذہب کے خانے کا اندراج بھی کیا جائے۔
- ربوہ کی زمین قیام پاکستان کے بعد انگریز گورنر سر موڈی کے دور میں انجمن احمدیہ نے کوڑیوں کے بھاؤ ۹۰ سالہ لیز پر حاصل کی تھی اور بعد میں جعل سازی کے ذریعے مالکانہ حقوق حاصل کر لیے۔ انجمن احمدیہ کے نام اس زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کرکے ربوہ کے رہائشیوں کو اس کے مالکانہ حقوق دیے جائیں۔
- پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو اسرائیل وبھارت کے خطرے کے پیش نظر قادیانی، امریکہ اور یہودیوں کے ایما پر ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی سازش میں شریک ہیں۔ اس کا ثبوت ملکی پریس سے مل چکا ہے۔ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کا وہ شعبہ جو کہوٹہ کی تباہی کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ فرقان بٹالین کے ایک قادیانی کرنل کو اس کا نگران وانچارج بنایا گیا ہے۔ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کے تحفظ کے لیے قادیانیوں کی کڑی نگرانی کی جائے نیز ایٹمی پراجیکٹ میں گھسے ہوئے قادیانیوں کو نکال باہر کیا جائے۔
- ربوہ کا نام تبدیل کرکے صدیق آباد رکھنے کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائے نیز کمشنر فیصل آباد ڈویژن اور بورڈ آف ریونیو پنجاب کے دفتر میں جلد کارروائی مکمل کی جائے۔
- محرم سے قبل قادیانی جماعت کے رہنماؤں کو انتظامیہ کی طرف سے جو وارننگ دی گئی تھی وہ اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ قادیانی محرم الحرام کے مقدس ایام میں شیعہ وسنی فساد کراتے ہیں۔ فرقہ وارانہ منافرت کے سدباب کے لیے حکومت کے بنائے ہوئے ضابطہ اخلاق پر موثر طور پر عملدرآمد کرایا جائے۔
- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر دفعہ ۲۹۵ ۔سی میں اضافہ کرکے امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ کی شان میں گستاخی وہانت کرنے والوں کے لیے بھی سزائے موت مقرر کی جائے۔
- بلوچستان کے علاقہ تربت میں ذکری فرقے کے خودساختہ کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی عائد کی جائے۔

اور سنو! اگر تم نے نیو ورلڈ آرڈر کے تحت منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی سرپرستی روا رکھی اور مسلمانوں کے ان تمام مطالبات سے غفلت برتی تو یاد رکھو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غیظ وغضب سے تمہیں اور تمہارے اقتدار کو کوئی بھی محفوظ نہ رکھ سکے گا اور ؏ تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت حضوری باغ روڈ ملتان فون ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

بمقام مسلم کالونی صدیق آباد دربکوٹہ

گیارھویں سالانہ

عظیم الشان

ختم نبوۃ کانفرنس

بتاریخ:
۸، ۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء
بمطابق
۱۰، ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ
بروز جمعرات، جمعہ

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

الحمد للہ یہ گیارھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سابقہ روایات کو اپنے دامن میں لیے پورے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔

اس کانفرنس میں نہ صرف پاکستان کے بلکہ دنیا بھر کی اہم شخصیتیں، ممتاز علماء کرام و مذہبی اسکالر نامور خطیب اور تمام مکاتب فکر کے نمائندے شرکت فرمائیں گے۔

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی پر زور اپیل ہے

شعبہ نشر و اشاعت:۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان
فون نمبر ۴۰۹۷۸